زرِ نقابت

مرتب

محمد ہارون شاہ ہاشمی

(فاضل منہاج القرآن اسلامک یونیورسٹی)

نقابت کے موضوع پر پہلی کتاب

مصنف

محمد ہارون شاہ ہاشمی

(فاضل منہاج القرآن اسلامک یونیورسٹی)

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

111246

نام کتاب	ـــــــــ	زرِ نقابت
مصنف	ـــــــــ	محمد ہارون شاہ ہاشمی
نظر ثانی	ـــــــــ	حافظ محمد اقبال اعظم
بارِ ہفتم	ـــــــــ	مارچ 2010ء
باہتمام	ـــــــــ	سیّد محمد شجاعت رسول شاہ قادری
ناشر	ـــــــــ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
مطبع	ـــــــــ	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	ـــــــــ	1N-17
قیمت	ـــــــــ	روپے

ملنے کے پتے

انتساب

ان نسبتوں کے

نام

جن کی بدولت

مجھ

ناچیز کو

طرز گفتار

کی

جسارت نصیب ہوئی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	تقریر کی اقسام	
۱۴	معلوماتی تقریر	۴۵
۱۵	جذباتی تقریر	۴۵
۱۶	رسمی یا وقتی تقریر	۴۵
۱۷	مذہبی تقریر	۴۵
۱۸	احساساتی تقریر	۴۶
۱۹	تربیتی تقریر	۴۶
۲۰	فکری تقریر	۴۶
	تقریر کی تقسیم	
۲۱	ابتدائیہ اور اس کے عناصر	۴۹
۲۲	میانیہ اور اس کے عناصر	۵۰
۲۳	اختتامیہ اور اس کے عناصر	۵۰
۲۴	اچھی تقریر کی خوبیاں	۵۱
	ذکر الٰہی	
۲۵	ذکر الٰہی احادیث کی روشنی میں	۵۷
۲۶	قرآن اور ذکر الٰہی	۶۰
۲۷	محبت الٰہی	۶۲
۲۸	اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے	۶۴

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حمد باری تعالیٰ

مجھ ناچار سے تیری ثنا کیا ممکن
کروں تیری بندگی کا حق ادا کیا ممکن

ہر ایک نے یہ مانا کہ رہتا ہے تو پاس اپنے
تجھے کوئی بھی نہ دیکھ سکا کیا ممکن

وہ جس کو تو نے ہے گراں کر دیا
اسے کوئی کر دے بیش بہا کیا ممکن

تیرا نور رہتا ہے دائم جہاں میں
دیکھ لے کوئی تیرا جلوہ کیا ممکن

ہارونؔ سے ناچیز کو بھی دے اپنا آسرا
تیرے سوا کسی کا سہارا کیا ممکن

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دوجہاں ہے شہا ترا مثل نہیں خدا کی قسم
تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوہ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزو علا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبلِ باغ جناں کہ رضؔا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبعِ رضؔا کی قسم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

عرض مصنّف

منہاج القرآن اسلامک یونیورسٹی میں داخلے کے بعد ابتدائی سالوں میں مجھے نقابت کے فرائض سرانجام دینے کا جو تھوڑا بہت موقع ملا اس نے میرے ذوق خطابت و نقابت کو بڑھایا اور مختلف مقامات پر دوران نقابت کچھ نہ کچھ نقابت کے بارے میں لکھتا رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا دھیرے دھیرے میرے پاس نقابت کا کافی مواد جمع ہو گیا، جس میں حسن لفاظی، شاعری اور کچھ دیگر انداز کے بیان و واقعات شامل تھے بعد میں میرے ساتھیوں نے بھی اس سے استفادہ کیا میں ذاتی طور پر اس کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ اسے کتابی صورت میں قارئین کے پیش خدمت کیا جائے۔

مگر بقول شاعر ؎

ارشاد احباب ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

چنانچہ اپنے اساتذہ بالخصوص محترم علامہ صفدر مجید قادری، محترم علامہ ظہور اللہ الازھری صاحب اور محترم علامہ محمد الیاس اعظمی صاحب کا میں ممنون اور شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

کچھ عرصہ بعد میں اپنا مسودہ مشہور نعت گو شاعر جناب ریاض حسین چودھری صاحب کے پاس لے کر گیا تو وہ خاصے خوش ہوئے اور فرمانے لگے نقابت کے موضوع پر پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی لہذا آپ کی یہ کوشش قابل ستائش ہے۔ اس سلسلہ میں میری معاونت کرنے والوں میں ایک نمایاں نام علامہ حافظ محمد اقبال اعظم کا ہے۔

بہر حال قارئین کرام ''زر نقابت'' آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ میری زمانہ طالب علمی کی ٹوٹی پھوٹی کوشش اوّلین ہے اس میں، میں نے مختلف عنوانات کے تحت مواد کو حسن لفاظی کے ساتھ اکٹھا کیا ہے اور کچھ دیگر شعراء کا کلام بھی بطریق اختصار شامل کیا ہے کوئی بھی نقیب محفل آسانی کے ساتھ اپنے ذوق کے مطابق کوئی سا انتخاب کر سکتا ہے۔

موجودہ دور میں نقابت فی نفسہ ایک باقاعدہ فن کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ایک اچھا نقیب مختلف آئٹمز پیش کر کے محفل کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔ موجودہ دور میں محافل میں ذوق وشوق کو استوار رکھنا بڑا ضروری ہے۔

نقابت کے حوالے سے چند رہنما باتیں میں نے ''زر نقابت'' میں ذکر کر دی ہیں اس کے علاوہ قوت گفتار کے شائقین ناچیز کی کتاب ''رہنمائے مقرر'' سے استفادہ کر سکتے ہیں اسے پڑھنے کے بعد ''زر نقابت'' میں کی گئی توضیحات کو سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ نوجوانان ملت اسلامیہ کو قوت گفتار کے ساتھ ساتھ حسن کردار کی دولت عطا فرمائے اور انہیں دین محمدی کا سچا اور سُچا خادم بنائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احقر العباد

محمد ہارون شاہ ہاشمی

تقاریظ

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان ہزاروی مدظلہ العالی

عزیز مکرم محمد ہارون شاہ ہاشمی، جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، سال ششم کے ہونہار، ذہین اور محنتی طالب علم ہیں ذہنی رجحان، قلبی میلان اور خداداد صلاحیتوں کی بنا پر تحریر وتقریر کے میدان میں ابھرتے ہوئے شاہسوار ہیں نئے نئے موضوعات پر ہلکے پھلکے انداز میں خوب لکھتے ہیں اور یہ سلسلہ چلتا رہا تو مستقبل میں تحریر وتقریر اور تحقیق و تدقیق کے میدانوں میں کامیابیوں کے جھنڈے گاڑیں گے۔

اس سے پہلے ان کا علمی اور ادبی شاہکار ''رہنمائے مقرر'' چھپ کر خاص و عام سے داد تحسین حاصل کر چکا ہے اب اسی سلسلے کی دوسری کڑی ''زرنقابت'' کے نام سے چھپ رہی ہے۔ نقش ثانی یقیناً نقش اوّل سے بہتر ہوگا امید ہے کہ یہ قلمی کاوشیں جاری رہیں گی اور علمی حلقوں میں اچھے، شستہ اور علمی ادب کا اضافہ ہوگا۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

بالخصوص طلبہ کے لئے ان کی تحریریں بہت مفید اور کارآمد ہیں جن کو مستقبل میں تقریر وتحریر کے میدانوں میں اترنا اور اپنا سکہ جمانا ہے اللہ تعالیٰ ان کے علمی وادبی شہ پاروں کو خوب سے خوب تر کا مقام عطا فرمائے اور مؤلف کو صحت و سلامتی سے مزید علمی وفکری خدمات کی توفیق دے۔

عبدالقیوم خان

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور

23-5-98

پروفیسر علامہ محمد ظہور اللہ قادری الازہری

الحمد لله الذی ارسل رسوله کافة للناس والصلوة والسلام علیٰ رسوله الکریم و علیٰ اٰلِه الیٰ یوم القیامة

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بیش بہا نعمتیں عطا فرمائیں ان میں سے ایک نعمت ''نطق'' ہے یعنی اسے قوت گویائی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرسکتا ہے اور انسان کو اشرف المخلوقات بنانے میں ایک سبب اس کا اس نعمت سے متصف ہونا بھی ہے اس نطق کے لئے ''بیان'' کا لفظ بھی استعمال فرمایا جو اس سے زیادہ وسیع تر معانی میں آتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الرحمان علم القرآن خلق الانسان علمه البیان — وہ رحمٰن جس نے قرآن کی تعلیم دی انسان کو تخلیق فرمایا (اور) اسے بیان کی تعلیم دی۔

(الرحمن: ۱۔۴)

بیان کا لفظ قرآن میں مختلف اشتقاقات کے ساتھ دوسو سے زائد مرتبہ استعمال ہوا ہے جس سے ''نعمت بیان'' کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کبھی اللہ تعالیٰ نے اپنے طرف اس کی نسبت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

کذالک یبین الله لکم الایات لعلکم تتفکرون — اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیات کو واضح فرماتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

(البقرة: ۲:۲۱۹)

اور کبھی اس کی نسبت اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

قدجاء کم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب

تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا جو تم کو بہت سی ایسی چیزیں کھول کر بیان کرتا ہے جس کو تم چھپاتے ہو۔ (المائدہ: ۵:۱۵)

اسی طرح معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان من البیان لسحرا

بے شک بعض "بیان" بالکل جادو ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "بیان" کے اعلیٰ درجے پر فائز فرمایا اور اسی لئے آپ فرماتے ہیں:

انا افصح العرب ولا فخر

میں اہل عرب میں سے زیادہ فصیح اللسان ہوں لیکن میں اس پر فخر نہیں کرتا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی، آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن بیان کا ذکر یوں کرتے ہیں:

تیرے سامنے ہیں یوں دبے لچے
فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی سمجھے منہ میں زبان نہیں
نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

اہل عرب میں فصاحت و بلاغت اور حسن بیان کی بہت قدر و منزلت تھی یہاں تک کہ وہ اپنے قبائل کے سردار کا انتخاب کرنے میں بھی اس وصف کا لحاظ رکھتے تھے۔ قران مجید کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کی روائتی دانش اور ادبی قدرت کو مبہوت کر دیا اور سب اس کی اسلوب بیاں کے سامنے دم بخود ہو گئے۔ آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی صاحب اللسان اور فصحاء و بلغاء کی قدر کی جاتی آپ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود اپنے سامنے کھڑا فرما کر ان کا کلام

سماعت فرماتے۔

فصاحت و بلاغت اور حسن بیان کی ہر زبان میں قدر کی جاتی ہے کیونکہ ان صفات کا حامل شخص اپنے مافی الضمیر کو دوسروں تک بڑے حسن خوبی کے ساتھ پہنچا سکتا ہے اسلامی ادب میں دیکھا جائے تو خود کتاب الٰہی فصاحت و بلاغت اور حسن بیان کا ایک نادر نمونہ ہے جس کی مثال لانا ممکن نہیں اور پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ بھی انہیں خصوصیات سے مالا مال ہیں۔قرآن کریم کی فصاحت پر باقاعدہ کتابیں لکھی گئیں جو بعد میں ''بلاغت'' کے نام سے ایک فن معرض وجود میں آ گیا۔ اسی طرح فن تقریر اور فن خطابت کی اہمیت کے حوالے سے اس موضوع پر مستقلاً کتب تحریر کی گئیں جن سے بلاشبہ اس فن کو عروج ملا۔

یہ کتاب ''زر نقابت'' عزیزم محمد ہارون شاہ کی کاوش ہے یہ کتاب جب صرف تصورات میں تھی تو میں اس وقت بھی اس سے شناسا تھا اور میں نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ یہ کتاب سٹیج پر نئے آنے والوں کے لئے خاصی مفید ہے لہذا اسے منظر عام پر آنا چاہئے مجھی خوشی ہے کہ آج یہ کتابی صورت میں آپ کے سامنے ہے، شاہ صاحب میں نصابی کتب کے ساتھ غیر نصابی کتب کے مطالعے کا ذوق قابل تحسین ہے اور تقریر وتحریر کے ساتھ بھی خاصی دلچسپی ہے اللہ تعالیٰ ان کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عنایت فرمائے اور سینہ ''الم نشرح'' کا صدقہ ان کا سینہ نور علم سے بھر دے اور آقا کے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ظہور اللہ قادری الازہری

3-6-98

لختِ جگر قائد انقلاب صاحبزادہ حسن محی الدین قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

خداوند قدوس و برتر نے "علمه البیان" کے مطابق حضرت انسان کو نطق و گویائی کی صلاحیت عطا کر کے دیگر مخلوقات سے اسے منفرد و ممتاز درجہ عطا کر دیا دوسرے لوگوں تک اپنے جذبات، احساسات اور افکار و خیالات کے کما حقہ ابلاغ و افہام کا فن بجاطور پر غیر معمولی نعمت خداوندی ہے جس کی بدولت ایک انسان دیگر انسانوں پر فائق ہوتا ہے اس فن کو علم بیان میں "فن خطابت" کہا جاتا ہے اور "نقابت" کا فن بھی "خطابت" کا ایک اہم ترین حصہ ہے اگر نقابت کو خطابت کی ابتداء کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ایک نقیب جہاں جان محفل ہوتا ہے وہاں خطیب کے جذبوں کو بھی ارتعاش بخشتا ہے اور شائقین کی سماعتوں کے در وا کرتا ہے ایک خوش بیان نقیب کے لئے حاضر دماغی، تیز قوت حافظہ، وقت کی نبض شناسی اور گہرا مطالعہ جیسی خوبیوں کا حامل ہونا ضروری ہوتا ہے۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے میں ایک اچھی کاوش ہے فن نقابت کے مبتدی کی راہنمائی کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت برادرم محمد ہارون شاہ صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

؎ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

دعا گو

حسن محی الدین قادری

اعجازسخن

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن تو سخن مرگِ دوام اے ساقی

ابن آدم کی فطری صلاحیتوں پر اگر بنظر عمیق غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جو خوبی اسے تمام ذی روح مخلوق پر برتری کا شرف بخشتی ہے اور جس کی بنا پر اسے خدا کے حسن تخلیق کا شاہکار کہا گیا ہے وہ ملکہ بیان و اظہار اور فن خطابت ہے دراصل یہ صفت ایک بہت بڑا انعام ہے جو اسے منعم حقیقی کی جناب سے ودیعت کیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمه البيان
رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا پھر قوت گویائی سے نوازا

انسانی معاشرے میں قوت گویائی کی اہمیت اس قدر ظاہر و باہر ہے کہ محتاج بیان نہیں انسانی زندگی کا شائد ہی کوئی گوشہ ایسا ہو جو اس کی گرفت سے آزاد ہو۔ انسان کی تمام سرگرمیاں اور کامیابیاں حسن گفتگو پر ہی منحصر ہیں مگر اس جوہر سے محرومی شائد انسانی زندگی کی سب سے بڑی محرومی ہے جیسا کہ ایک مغربی مفکر سی۔ بر جس نے کہا تھا:

"Not to be able to express one's thought is, perhaps life's greatest frustation."

تاریخ عالم گواہ ہے کہ دنیا کے بیشتر انقلابی راہنماؤں نے جس ہتھیار سے لوگوں کے دلوں اور ذہنوں کو تسخیر کیا وہ ان کی صلاحیت نطق و گویائی ہی تھی۔ انیسویں صدی میں والٹر اور روسو نے عظیم ذہنی انقلاب اپنی خطابت کے ذریعے ہی برپا کیا۔ جرمنی

کے مردِ آہن ہٹلر نے ایک مردہ اور شکست خوردہ قوم کے عروق مردہ میں اپنی تقریروں سے ہی روح پھونکی۔ پھر مولانا محمد علی جوہر، ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی، سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری، قائداعظم اور شورش کاشمیری برصغیر کے وہ عظیم مقررین تھے جنہوں نے بہت تھوڑے عرصے میں اپنے زورِ خطابت سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی شمع روشن کردی۔

خطابت قوموں کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے یہ ایک ایسا جوہر ہے جو انسان میں بلندی اور برتری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اس فن میں وہ جادو ہے کہ خطیب اگر چاہے تو اپنے سامنے بیٹھے ہوئے مجمع کے جذبات پر اس حد تک قابو پالے کہ چاہے تو سر پر کفن باندھ کر لڑنے پر مجبور کردے اور چاہے تو ان کو جذبات کے اس مقام پر لے جائے جہاں سے وہ انقلاب بپا کرنے کے لئے اٹھیں اور حکومت کا تختہ الٹ کر رکھ دیں، بہت سے ایسے مقررین گزرے ہیں جن کی پُراثر اور پُرجوش خطابت نے فسق و فجور میں ڈوبے لوگوں کو سچے خدا کی عبادت کی طرف مائل کیا اور نڈھال اور شکست خوردہ سپاہیوں میں اپنی خطابت سے وہ روح پھونک دی کہ پھر اندلس کے میدان میں چند ہزار سپاہیوں نے لاکھوں کی فوج کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

قوت بیان و اظہار ایک مقدس اور نیک وصف بھی ہے دنیا کے تمام قومی راہنماؤں مصلحین حتیٰ کہ خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبروں تک نے اسی سے کام لیا اسی بنا پر یہ ایک پیغمبری وصف کہلایا۔

محمد اختر ضیاء

ریسرچ۔سکالر

ڈائریکٹوریٹ آف ریسرچ اینڈ ٹریننگ

رہنما باتیں

بیان کی اقسام

اللہ رب العزت نے اپنی کتاب قرآن کریم میں انسان کی بابت ارشاد فرمایا ''علمہ البیان'' یعنی انسان کو بیان اور قوت گویائی کا سلیقہ بخشا۔ قرآن کریم کی مذکورہ آیت کریمہ میں مطلقاً بیان کا ذکر ہے جبکہ تمام بیان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بعض بیان بڑے پُرکشش اور اثر انگیز ہوتے ہیں۔ جن کی بابت حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''ان من البیان لسحرا'' یعنی بعض بیان بالکل جادو ہوتے ہیں، مراد یہ ہے کہ ان کا اثر فوری ہوتا ہے جبکہ بعض بیان تاثیر سے خالی، بالکل خشک، اور ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔

قرآن کی درج بالا آیت میں جس قوت گویائی کا ذکر ہے یہی اپنے کمال کو پہنچے تو بہترین تقریر کا رنگ دھار لیتی ہے۔ تقریر کیا ہے اپنے احساسات، جذبات، خیالات اور افکار کو بطریق احسن سامعین کے روبرو پیش کرنا، گویا ایک اچھی تقریر مہکتے پھولوں کی طرح ہے جو تتلیوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے، یا پھر اچھی تقریر کی مثال مقناطیس کی طرح ہے جیسے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ ویسے ہی ایک بہترین مقرر اپنے حُسن انداز، اور حُسن تقریر سے سامعین کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ تمام بیان ایک جیسے نہیں ہوتے لہذا بیان کی درج ذیل تین قسمیں ہیں۔

۱ سادہ بیان۔

۲ حسن لفاظی کے ساتھ بیان۔

۳ حسن انداز کے ساتھ بیان۔

ذیل میں ان کا مثالوں کے ذریعے سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔سادہ بیان

''سادہ بیان سے مراد وہ بیان ہے جس کا انداز بھی سادہ ہو جس کے الفاظ بھی مختصر اور سادہ ہوں الفاظ میں تکلف نہ ہو، جس میں بات فقط سمجھانے کی حد تک جوں کی توں بیان کی جائے۔''

جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''میں نے چاند دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔''

مندرجہ بالا بیان بالکل سادہ ہے اس میں الفاظ کے پھول نہیں چڑھائے گئے اور نہ ہی حسن لفاظی کا رنگ اس پر بکھیرا گیا ہے۔

۲۔حسن لفاظی کے ساتھ بیان

''اس سے مراد وہ بیان ہے جسے حسن الفاظ کے ساتھ مرقع کیا گیا ہو اور سننے والے کے لئے باعث لذت ٹھہرے یعنی سادہ بیان میں جب خوبصورتی اور حسن سے معمور الفاظ کو ملایا جائے تو وہ بیان حسن لفاظی میں بدل جاتا ہے۔''

جیسے اوپر ذکر کئے گئے سادہ بیان کو ہم یوں حسن لفاظی میں بدل سکتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے چودھویں کا چاند اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا میں اپنے گھر سے نکلا، کوئے مصطفیٰ ﷺ میں پہنچا میں نے دیکھا حضور ﷺ ایک حویلی کے اندر تشریف فرما ہیں اور سرخ دھاری دھار چادر آپ ﷺ نے زیب تن کر رکھی ہے۔ میں آپ کے سامنے ایسے بیٹھا کہ چودہویں کا چاند بھی میرے سامنے تھا اور

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا چاند بھی میرے سامنے تھا میں موازنہ کر رہا تھا کہ دونوں میں جمال کس کا اعلیٰ ہے۔ دونوں میں حسن کس کا بالا ہے۔

میری نظر کبھی زمین کے چاند پے پڑتی۔
کبھی عالمین کے چاند پے پڑتی۔
بالآخر میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جابر!

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کیا انصاف ہے
اس کے منہ پے چھائیاں ان کا چہرہ صاف ہے

۳۔ حسن انداز کے ساتھ بیان

''حسن انداز سے مراد یہ ہے کہ مقرر اشارات، الفاظ کے اتار چڑھاؤ، جوش و جذبے کا برمحل استعمال کرے۔ مثال

اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآن جیسی عظیم کتاب کو عرش کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں کی طرف ہدایت انسانی کے لئے نازل فرمایا ''عرش کی بلندیوں'' کے الفاظ ادا کرتے ہوئے مقرر اوپر کی طرف اشارہ کرے جب کہ زمین کی پستیوں کے الفاظ کہتے ہوئے نیچے کی طرف اشارہ کرے۔

حسن انداز کے ساتھ بیان یا تقریر کو مقید کرنے سے وہ تمام قسم کی تقاریر خارج ہو جاتی ہیں۔ جن میں حسن لفاظی ہو مگر بے جاں اور بے مقصد توقف اور بلاضرورت جوش کا اظہار کیا جائے۔

سادہ بیان کی تشریح کے طریقے

سادہ بیان کو تشریح کے ذریعے سے حسن لفاظی کا جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ سادہ

بیان کو خوبصورت اور حسن بیان سے مرقع کرنا ''سادہ بیان کی تشریح'' کہلاتا ہے۔

۱ طرز ابہام یا مبہم طریقہ

۲ طرز توضیح

۳ طرز بین الابہام والتوضیح

۱۔ طرز ابہام یا مبہم طریقہ

کلام میں حسن لفاظی کو مقصد سے پہلے ذکر کرنا ''تشریح بطرز ابہام کہلاتا ہے'' یعنی تشریح کا مبہم طریقہ وہ طریقہ ہے جس میں متکلم الفاظ کو سامعین کے سامنے تسلسل کے ساتھ کہنا شروع کر دیتا ہے اور سامعین فکر Suspense میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ متکلم کیا چاہتا ہے۔ بالآخر متکلم آخر کلام میں اپنے مقصود کو واضح کرتا ہے تو متکلم کا یہ طرز عمل سامعین کے لئے خاصی دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔

طرز ابہام کی مثال۔

گرجتے بادل

گھنے جنگل

بلبل کا ترنم

کلیوں کا تبسم

چمکتی بجلیاں

لہلہاتی کھیتیاں

سمندر کی موجیں

دریا کی لہریں

فلک کی نیلاہٹ

کہکشاؤں کی جھلملاہٹ

ستاروں کی دمک سورج کی کرن

حنا کی رنگت چمبیلی کے دہن

پتوں کی حسینی شاخوں کی نزاکت

خار کی دھاریں تنے کی طاقت

قمر کی قمری سورج کی ضیائیں

بہار کا موسم اور چلتی سی صبائیں

رمق، دمق، چمک، اور یہ چمکارے

چہک، مہک، سسک، اور یہ سیارے

حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں

آقا تیرے نور کا مظہر سارے ہیں

درج بالا انداز تکلم سے واضح ہے کہ متکلم کے ابتدائی کلمات حیرت زدہ کرنے والے ہیں اور ابتدائی کلمات سنتے وقت سامعین سوچ میں پڑ جائیں گے کہ متکلم کیا کہنا چاہتا ہے مگر آخری کلمات ''حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں' آقا تیرے نور کا مظہر سارے ہیں'' سے پہلے تمام تر کلام کی وضاحت ہوگئی۔

۲۔ طرز توضیح

''کلام میں حسن لفاظی کو مقصود کے بعد ذکر کرنا تشریح بطرز توضیح کہلاتا ہے''۔ یعنی طرز توضیح میں پہلے ایک چیز بیان کر کے پھر حسین الفاظ اور بہتر انداز سے اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔

طرز توضیح کی مثال

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ شعر

لنا شمس وللافاق شمس

و شمسنا تطلع بعد العشاء

سامعین گرامی قدر دراصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتانا یہ چاہتی ہیں کہ اے لوگو! ایک سورج کائنات کا سورج ہے اور ایک ہمارا سورج ہے مگر فرق یہ ہے کہ

یہ زمین کا سورج ہے	وہ عالمین کا سورج ہے۔
یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے	اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے	وہ سورج عروج پہ رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آتا ہے	وہ سورج چلتا ہے تو عرش اعلیٰ سے بھی اوپر چلا جاتا ہے۔
یہ سورج جان کو زندہ رکھتا ہے	وہ سورج ایمان کو زندہ رکھتا ہے
یہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے	وہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے
یہ سورج اشارے سے واپس آنے والا ہے	وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے
یہ سورج منبع اجزا ہے	وہ سورج پیکر مصطفیٰ ﷺ ہے

۳۔ طرز بین الابہام والتوضیح

''کلام میں حسن لفاظی کو مقصود کے ساتھ ساتھ ذکر کرنا تشریح بطرز بین الابہام والتوضیح کہلاتا ہے''

طرز بین الابہام والتوضیح کی مثال

حضرات گرامی قدر جو کچھ بھی ملا ہے وہ مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے ملا ہے۔ یعنی

ستاروں کی دمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

سیاروں کی چمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

آفتاب کی روشنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

ماہتاب کی چاندنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

دریا کی لہریں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

سمندر کی موجیں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

فلک کی چھتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

زمین کی طشتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

مکین ومکاں ملے تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

دین وایماں ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

ارے قرآں ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

بلکہ خدا کی قسم رحمان ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے۔

حصہ دوم

تقریر کے عناصر

۱ موضوع

۲ مواد

۳ پیرایہ یا انداز

۴ نفسیات

۵ کیفیت

تقریر کے عناصر

تقریر کے لئے کچھ بنیادی چیزیں ہیں جنہیں مدنظر رکھنا مقرر کے لئے ضروری ہے اگر ان عناصر کو مدنظر نہ رکھا جائے تو تقریر کا حسن ماند پڑ جائے گا اور جس قدر یہ اشیاء مقرر کے پیش نظر ہوں گی اس قدر تقریر میں حسن اور نکھار پیدا ہوگا دوران تقریر مدّ نظر رکھی جانے والی ضروری اشیاء کو ہم ''تقریر کے عناصر'' سے موسوم کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

ا۔ موضوع

موضوع تقریر کا اہم ترین اور بنیادی عنصر ہے۔ ہر تقریر کا کوئی نہ کوئی موضوع ہوتا ہے جس کے لئے تقریر وضع کی جاتی ہے موضوع کو پہچاننا اور موضوع کے مختلف پہلوؤں کی شناسائی حاصل کرنا انتہائی لازمی امر ہے۔ چونکہ دوران تقریر دلائل موضوع ہی کے پیش نظر دیئے جاتے ہیں لہذا جو مقرر موضوع کی صحیح معرفت حاصل کرنے میں ناکام رہے اس کے دلائل خواہ کتنے ہی قوی (strong) کیوں نہ ہوں موضوع سے مناسبت نہ رکھنے کی وجہ سے وہ ناقابل تسلیم تصور کئے جائیں گے۔

موضوع پر دسترس حاصل کرنے کے لئے پہلے چاہیئے کہ انسان مختلف پیروں اور بیانات سے موضوع اخذ کرنا سیکھے اس تجربے سے اس موضوع پر دلائل دینے کی صلاحیت میسر آئے گی۔

موضوع کو وسعت دینے کے لئے ''تخصیص العام فی الموضوع'' کا طریق کار اپنایا جا سکتا ہے۔ اس مقام پر مناسب ہے کہ ہم ''تخصیص العام فی الموضوع'' کی Term کی وضاحت کریں۔

تخصیص العام فی الموضوع

تخصیص العام فی الموضوع سے مراد یہ ہے کہ موضوع میں سے کسی عام چیز کو خاص کر کے اس پر مختلف پہلوؤں (ospects) اور حوالوں سے گفتگو کر کے اسے موضوع کی طرف لوٹا دینا۔ سمجھنے کے لئے ہم درج ذیل آیت کریمہ کا سہارا لیتے ہیں۔

سورہ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللّٰہ اولٰئک الذین متحن اللّٰہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر کریم

"بے شک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے چن لیا ہے ان کے لئے مغفرت اور اجر کریم ہے"

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا موضوع ادب مصطفےٰ ﷺ ہے اس آیت کریمہ میں حضور کا ادب کرنے والوں کے لئے تین انعامات کا ذکر ہے پہلا انعام تقویٰ دوسرا مغفرت اور تیسرا انعام اجر کریم ہے۔ ان تینوں میں سے اگر مقرر دوران تقریر تقوے کو خاص کر لے تقویٰ جو پہلا انعام ہے حضور کے ادب کرنے والوں کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ چیز کیا ہے؟ مثلاً کہا جائے کہ جسے تقویٰ عطا ہوا وہ متقی بن گیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

وعلموا ان اللّٰہ مع المتقیں کہ جان لو بے شک اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے تو پتہ چلا حضور کا ادب کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہے۔

اور قرآن کی بابت اللہ پاک نے فرمایا ھدی للمتقین یہ قرآن متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور متقی کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ حضور کا مؤدب ہو تو معلوم ہوا کہ

قرآن کا نور اس کو ملتا ہے جو سرورِ کائنات کا احترام واکرام کرتا ہے جس کے دل میں مصطفیٰ ﷺ کا ادب نہ ہو وہ ہزار بار قرآن کو پڑھے مگر قرآن کا نور اسے کبھی بھی میسر نہیں آ سکتا۔ اسی طرح تقویٰ پر مزید دلائل لائے جائیں تو ہم اس ٹرم Term ''تخصیص العام فی الموضوع'' کہیں گے۔

۲۔ مواد

تقریر کا دوسرا اہم عنصر مواد (Material) ہے مواد سے مراد وہ دلائل (Arguments) ہیں جو موضوع کی مناسبت سے پیش کئے جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر جس علمی گفتگو و بیانات پر تقریر مشتمل ہوتی ہے۔ اسے مواد کہتے ہیں جس قدر مواد کا تعلق موضوع سے زیادہ ہوگا اس قدر بہتر سے بہتر تصور کی جائے گی۔ مواد کے جاندار ہونے کا تعلق بالخصوص دلائل پر ہوتا ہے لہذا اہم دلائل کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں۔

دلائل کی اقسام

دلائل کی درج ذیل دو اقسام ہیں جن کا ذکر حسب ذیل ہے۔

ا۔ نقلی دلائل

ان سے مراد وہ دلائل ہیں جن کا تعلق قرآن وحدیث سے ہو ان کی درج ذیل تین اقسام ہیں۔

ا۔ قطعی نقلی دلائل

وہ نقلی دلائل جو سو فیصد یقینی ہوں یعنی کسی مضمون کے متعلق ان کے الفاظ بھی

بالکل واضح، صریح اور صاف ہوں اور سند وثبوت بھی بالکل درست اور قطعی ہو۔

ب۔ ظنی نقلی دلائل

ان سے مراد وہ نقلی دلائل ہیں جو قطعی تو نہیں ہوتے مگر ان سے جو بات ثابت ہوتی ہے اس کے صحیح ہونے کا غالب گمان ہوتا ہے۔

ج۔ وہمی نقلی دلائل

ان سے مراد وہ دلائل ہیں جن کی صحت کا گمان بھی قائم نہ کیا جا سکتا ہو۔ یعنی وہ مخصوص وہم اور اندازہ یا تخمینہ پر مشتمل ہوں۔

عقلی دلائل

ان سے مراد وہ دلائل ہیں جن کی بنیاد عقل پر ہو ان کی بھی درج ذیل اقسام ہیں

ا۔ قطعی عقلی دلائل

ان سے مراد ایسے عقلی دلائل ہیں جو سو فیصد یقینی ہوں اور انہیں ہر انسان بلا چوں و چرا تسلیم کر لیتا ہو۔

ب۔ ظنی عقلی دلائل

''وہ عقلی دلائل جو سو فیصد یقینی تو نہ ہوں مگر تجربے اور عقل کی بناء پر ان کے صحیح ہونے کے غالب گمان کا پہلو نہ پایا جاتا ہو۔

وہمی عقلی دلائل وہ دلائل ہوتے ہیں جن کی بنیاد فقط وہم اور محض قیاس ہو اور جن میں گمان غالب کا پہلو نہ پایا جائے۔

ج۔ وہمی عقلی دلائل

وہمی عقلی دلائل وہ دلائل ہوتے ہیں جن کی بنیاد فقط وہم اور محض قیاس ہو اور جن میں گمان غالب کا پہلو نہ پایا جائے۔

۳۔ پیرایہ یا انداز

پیرائے یا انداز میں اشارات وغیرہ شامل ہیں۔ اچھے اور مناسب اشارات تقریر کے حُسن کو بڑھا دیتے ہیں۔ تقریر میں موقعے اور محل کے مطابق انداز کو اپنانا چاہیئے۔ یعنی کہاں جوشیلا انداز اپنایا جائے؟ اور کہاں عام انداز میں گفتگو کی جائے؟ ان مقامات کی شناسائی کا انحصار مقرر کی ذہنی سطح پر ہوتا ہے۔ چونکہ ہاتھ باندھ کر تو کبھی تقریر صحیح نہیں ہوا کرتی لہذا انداز کو تقریر کا عنصر قرار دیا گیا ہے۔ البرٹ ہیرب نے کیا خوب کہا ہے ''تقریر کو کامیاب بنانے میں الفاظ کا زیادہ ہاتھ ہوتا ہے۔''

۴۔ نفسیات

کس مجلس، کیسے اور کس ذہنی سطح کے لوگوں سے خطاب کیا جا رہا ہے اس سے آشنا ہونا مقرر کے لئے بہت ضروری ہے۔ کم فہم اور کم عقل لوگوں کے سامنے علمی قسم کی باتیں کرنا اور اعلیٰ علمی قسم کے دلائل پیش کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے اس لئے کہا جاتا ہے ''**کلمو الناس علی قدر عقو لھم**'' کہ لوگوں سے ان کی ذہنی سطح کے مطابق بات کرو۔

۵۔ کیفیت

کیفیت سے مراد ہے کہ جو کچھ مقرر کہہ رہا ہے اس کے اثرات مقرر کی اپنی ذات پر وارد ہوں۔ تب وہ مجمع میں مطلوبہ ماحول پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

حصہ سوم

تقریر کی اقسام

۱ معلوماتی تقریر

۲ جذباتی تقریر

۳ رسمی یا وقتی تقریر

۴ مذہبی تقریر

۵ احساساتی تقریر

۶ فکری تقریر

۷ تربیتی تقریر

۱۔ معلوماتی تقریر

ایسی تقریر جس میں سامعین کو محض معلومات فراہم کرنا ہوں یا انہیں کچھ چیزوں سے آشنا کرنا مقصود ہو مثال کے طور پر ملکی یا بین الاقوامی حالات سے آگاہ کرانا یا کسی قسم کی سازشوں سے واقف کروانا وغیرہ ایسی تقریر میں عام (simple) لہجہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ گرم جوشی سے اجتناب کیا جائے۔

۲۔ جذباتی تقریر

وہ تقریر جس میں سامعین یا مخالفین کے جذبات کو ابھارا جائے خواہ یہ جذبات کسی کے حق میں ہوں یا کسی کے خلاف ایسی تقریر میں خوب جوش و جذبے سے کام لیا جائے۔

۳۔ رسمی یا وقتی تقریر

اس سے مراد وہ تقریر ہے جو رسماً کی بجائے مثال کے طور پر کسی تقریب وغیرہ میں مہمان خصوصی کو جس تقریر کے لئے بلایا جاتا ہے اسے ہم رسمی یا وقتی تقریر کر سکتے ہیں۔ یوم پاکستان، یوم آزادی، یوم قائد وغیرہ پر کی جانے والی تقاریر کو ہم وقتی یا رسمی تقاریر کہیں گے۔

۴۔ مذہبی تقریر

ایسی تقاریر جن کی بنیاد مذہب ہو انہیں مذہبی تقاریر کہا جاتا ہے۔ عام تقاریر اور مذہبی تقاریر میں تقریری رنگ الگ الگ ہوتا ہے۔ جمعہ کے خطبات، عیدین کے خطبات اور دیگر مذہبی تہوار پر کی جانے والی تقاریر مذہبی تقاریر کہلاتی ہیں ایسی تقاریر کا

مقصد سامعین کو مذہب سے قریب کرنا ہوتا ہے۔

۵۔احساساتی تقریر

جو کچھ مقرر سامعین میں محض احساس پیدا کرنے کی خاطر کہے اگرچہ وہ چیزیں پہلے ہی سامعین جانتے ہوں انہیں فقط احساس دلانا مقصود ہو تو ایسی تقریر کو ہم احساساتی تقریر کہیں گے۔

۶۔تربیتی تقریر

تربیتی تقریر وہ تقریر ہے جس میں سامعین کی تربیت کرنا مقصود ہو اس تقریر میں عامیانہ انداز اپنایا جاتا ہے اور سامعین کی تربیت پر توجہ دی جاتی ہے۔

۷۔فکری تقریر

''تقریر جو سامعین میں کسی قسم کی فکر اجاگر کرنے کے لئے کی جائے اسے فکری تقریر کہا جائے گا۔اس میں فکری قسم کے کلمات اور انداز کو اپنایا جائے گا۔

حصہ چہارم

ابتائیہ اور اس کے عناصر

میانیہ اور اس کے عناصر

اختتامیہ اور اس کے عناصر

اچھی تقریر کی خوبیاں

ابتدائیہ

تقریر کے ابتدائی الفاظ کو ''ابتدائیہ'' سے موسوم کیا جاتا ہے اس میں تمہیدی کلمات شامل ہوتے ہیں الغرض تقریر کے شروع کے الفاظ کو ہم تقریر کا ابتدائیہ کہتے ہیں۔ ''ابتدائیہ'' کے عناصر درج ذیل ہیں۔

ا۔ ذکر موضوع

اولاً یعنی تقریر کے شروع میں سامعین کے سامنے موضوع کا ذکر کیا جائے گا کہ آج اس تقریر کا موضوع کیا ہے۔

۲۔ تعارف موضوع

مقرر موضوع کا تعارف کروائے گا۔ یعنی اگر موضوع کچھ پیچیدہ ہے تو اس کی وضاحت کر دی جائے تاکہ سامعین کو موضوع کی مکمل طور پر سمجھ آ جائے۔

۳۔ ضرورت موضوع

اس سے مراد ہے کہ مقرر سامعین کے سامنے موضوع کی ضرورت و اہمیت بھی آگاہ کر دے کہ اس موضوع پر گفتگو کرنے کی ضرورت کیونکر پیش آئی۔

۴۔ اہمیت موضوع

مقرر نے تقریر کیلئے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے اس کی اہمیت کیا ہے؟ موضوع کی اہمیت سے سامعین کو شناسا کرانا مقرر کیلئے ضروری ہے تاکہ وہ سامعین کی توجہ کا مرکز بن سکے۔

میانیہ

''میانیہ'' سے مراد تقریر کا درمیانہ حصہ ہے۔ یعنی تقریر کا وہ حصہ وہ ابتدائیہ ختم ہونے سے لے کر اختتامیہ سے پہلے ہوا سے ہم تقریر کا میانیہ یا تقریر میانیہ یا درمیانہ حصہ کہتے ہیں اس کے عناصر درج ذیل ہیں۔

ا۔ تفصیل موضوع

موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی یعنی موضوع پر مختلف حوالوں اور پہلوؤں سے گفتگو کی جائے گی۔

۲۔ دلائل علی الموضوع

اس حصے میں موضوع کی مناسبت سے دلائل پیش کیے جائیں گے۔

اختتامیہ

تقریر کے آخری حصے کو اختتامیہ کہتے ہیں۔ یہ وہ حصہ ہے جو ابتدائیہ اور میانیہ کے بعد ہوتا ہے اس کے عناصر درج ذیل ہیں۔

ا۔ تکرار موضوع

تقریر کے آخر میں موضوع کو بار دگر دہرایا جائے گا تاکہ بعد میں آنے والے اور پہلے سے غافل سامعین موضوع سے آشنا ہو جائیں۔

۲۔ تلخیص موضوع

آخر میں مقرر کو چاہیئے کہ اپنے سامعین کے سامنے اگر وقت کی گنجائش ہو تو

موضوع کا خلاصہ بیان کر دے تا کہ وہ موضوع سے اچھی طرح آشنائی حاصل کر سکیں۔

۳۔ درس موضوع

موضوع کا پیام کیا ہے اس سے سامعین کی واقفیت لازمی ہے۔ یعنی ہمیں موضوع سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے۔

اچھی تقریر کی خوبیاں

بعض چیزیں تقریر کے حسن کو چار چاند لگا دیتی ہیں انہیں ہم تقریر کی خوبیاں کہتے ہیں ان کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

ا۔ اچھا مواد

مواد اگر اچھا ہو اور موضوع سے زیادہ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہو اور بہترین دلائل پر مشتمل ہو تو تقریر کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ تقریر کے ہر پہلو کے حقائق نچے تلے بغور مطالعہ کا نتیجہ اور کسی نظم وضبط کے تحت ہونے چاہیں۔

۲۔ تلفظ کی درستگی

تقریر میں تلفظ کی درستگی ضروری ہے ذی علم لوگوں میں بالخصوص تلفظ کی غلط ادائیگی تقریر کے حسن پر اثر انداز ہوتی ہے لہذا مقرر کے لئے ضروری ہے کہ وہ تلفظ کو درست ادا کرے۔

۳۔ توقف

کلام میں وقف کا خاصا اثر ہوتا ہے یعنی مناسب جگہوں پر ٹھہراؤ مناسب معنی پیدا کرتا ہے اور نامناسب جگہوں پر ٹھہراؤ غلط معنی پیدا کرتا ہے اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی آدمی درج ذیل جملے "اٹھو مت بیٹھو" میں اٹھو پر توقف کرے تو معنی ہوگا اٹھو اور اگر اٹھو مت پر وقفہ کرے تو معنی ہوگا بیٹھے رہو۔

۴۔ تسلسل

تقریر میں تسلسل یا ربط بھی ضروری ہے۔ بعض مقامات بالخصوص مترادف الفاظ کی یکے بعد دیگرے ادائیگی تقریر میں نکھار کا باعث بنتی ہے۔ تقریر میں اٹک اٹک کر بولنا معیوب ہوتا ہے۔

۵۔ حسن انداز

حسن انداز سے مراد یہ ہے کہ مقرر تقریر میں سامعین کے پیش نظر مناسب انداز کا اختیار کرے بہترین انداز تقریر کو خوشگوار بنا دیتا ہے

۶۔ جامعیت

بہترین تقریر وہ ہے جو مختصر مگر جامع ہو۔ تقریر کو زیادہ طول دینا صحیح نہیں ہے۔ سامعین کے وقت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تاکہ بوریت پیدا نہ ہو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ کلام میں اختصار سے کام لو۔

۷۔ اچھی مثالوں کا انتخاب

مثال سمجھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مشکل بات کو سمجھانے کے لئے مثالوں کا سہارا لیا جا سکتا ہے بہترین مثالوں سے سمجھانا بذات خود ایک فن ہے مثال تین طرح سے دی جا سکتی ہے جس کا ذکر حسب ذیل ہے۔

ا۔ مثال قبل المقصود

یعنی مثال کو مقصود سے پہلے ذکر کرنا اور مقصود کو مثال کے بعد ذکر کرنا جیسے مثال کے طور پر اگر کوئی شخص آسمان سے گرے تو اس کا کچھ بچتا ہے؟ ظاہر ہے اس سوال کا جواب نہیں میں ہو گا تو پھر کہا جائے گا کہ ایسے ہی آدمی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے وہ برباد و تباہ ہو گا کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔

۲۔ مثال مع المقصود

اس سے مراد ہے کہ مثال کو مقصود کے ساتھ بیان کیا جائے جیسے مقرر سامعین سے کہے۔

گلاب کے پودے کے تنے سے سب سے پہلے پتے نکلتے ہیں اور پتے پھول کے آنے کی خبر دیتے ہیں ایسے ہی تمام انبیاء رسالت و نبوت کے پتے تھے اور وہ حضور ﷺ جیسے پھول کے آنے کی خبر دیتے رہے اور پھر پھول آتا سب سے آخر میں ہے مگر سب پتوں سے بلند ہوتا ہے ایسے ہی حضور ﷺ سب انبیاء کے آخر میں آئے لیکن سب سے بلند ہیں۔

۷۔مثال بعد المقصود

بعض اوقات مقصود کو پہلے بیان کر دیا جاتا ہے اور مثال بعد میں دی جاتی ہے اسے مثال بعد المقصود کہتے ہیں جیسے

حضور نبی کریم ﷺ کے توسل کے بغیر انسان اللہ رب العزت کی توحید کے سمندر سے سیراب نہیں ہو سکتا ہے اس کی مثال بلا تشبیہ ایسے ہے کہ جیسے سمندر سے بخارات اٹھتے ہیں اور وہ بادل بن کر ویران زمینوں پر برستے ہیں تو ان میں جان آ جاتی ہے۔ بادل سمندر نہیں مگر سمندر سے جدا بھی نہیں۔ حضور ﷺ خدا نہیں مگر خدا سے جدا بھی نہیں۔ جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اسے حضور ﷺ کی دامن رحمت کو تھامنا ہو گا۔

۸۔نکتہ بیانی

ایک اہم ترین اور قابل ستائش چیز جو تقریر میں جان ڈال دیتی ہے وہ نکتہ بیانی ہے۔ موجودہ دور میں نکتہ بیانی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے نکتہ بیانی سے مقرر ایک جملے میں بہت بڑا مسئلہ حل کر دیتا ہے مثلاً ''الم'' قرآن پاک کے حروف مقطعات میں سے ہیں۔ ان کی بابت تمام مفسرین یہی کہتے ہیں کہ ان حروف کی حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا قابل توجہ بات یہ ہے کہ الم کی حقیقت اگر کوئی نہیں پا سکتا تو جس پر یہ حروف اترے اس کی حقیقت کون پا سکتا ہے؟

۹۔حسن لفاظی

تقریر کے حسن میں نکھار پیدا کرنے کے لئے ایک اہم فن حسن لفاظی ہے۔ خوبصورت الفاظ اور ان کا برمحل استعمال تقریر کے حسن کو بڑھا دیتا ہے۔

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی احادیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کر کچھ بندگان خدا اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کی کیفیت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ و مقربین میں ان (بندوں) کا ذکر فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس وقت بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں اس وقت میں اپنے اس بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرا معاملہ بندے کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور میں بالکل اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے اپنے جی میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر بھی نہ ہو تو میں اس کو اسی طرح یاد کروں گا۔ اور اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے یاد کرے تو میں ان سے بہتر بندوں (یعنی ملائکہ) کی جماعت میں اس کا ذکر کروں گا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی صفائی کے لئے (کوئی نہ کوئی) صیقل ہوتا ہے اور دل کی صفائی کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے اور نجات دلانے میں اللہ کا ذکر جس قدر موثر ہے اتنی کوئی دوسری چیز نہیں۔

(بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنے سے دل میں سختی اور بے حسی پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ سے دور ہے جس کے دل میں قساوت ہو۔

(جامع ترمذی)

قرآن اور ذکر الٰہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاذکرونی اذکرکم واشکرولی ولاتکفرون

"فاذکرونی" فرما کر رب کائنات نے اپنے بندوں کو آگاہ کیا کہ

اے میرے بندے!

تو میرا ذکر کر	میں تیرا ذکر کروں
تو میری تعریف کر	میں تیری تعریف کروں
تو میری توصیف کر	میں تیری توصیف کروں
تو مجھ سے محبت کر	میں تجھ سے محبت کروں
تو مجھے یاد کر	میں تجھے یاد کروں
تو میرا نام لے	میں تیرا نام لوں
تو مجھے مولا کہہ	میں تجھے بندہ کہوں
تو مجھے اپنا کہہ	میں تجھے اپنا کہوں

اور اے میرے بندے!

تو میرا ہو جا میں تیرا ہو جاؤں

تو اللہ، اللہ کہہ کر میری الوہیت کے ڈنکے بجاتا رہے

میں بندہ بندہ کہہ کر تیری عبودیت کے ڈنکے بجاتا رہوں گا

محبت الٰہی

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

والذین امنوا اشد حبًا لِلّٰہ   اور ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔

یعنی

اہل ایمان کی پہچان	اللہ کی محبت
اہل ایمان کی جان	اللہ کی محبت
اہل ایمان کے دل کا سرور	اللہ کی محبت
اہل ایمان کی آنکھوں کا نور	اللہ کی محبت

اس آیت میں اللہ رب العزت بندہ مومن کو یہ پیام دے رہے ہیں کہ:

اے بندہ مومن!

تو محبّ بن جا	مجھے محبوب بنالے
تو طالب بن جا	مجھے مطلوب بنالے
تو عاشق بن جا	مجھے معشوق بنالے
تو عابد بن جا	مجھے معبود بنالے
تو ساجد بن جا	مجھے مسجود بنالے

تو حامد بن جا	مجھے محمود بنا لے
تو واصف بن جا	مجھے موصوف بنا لے

اور اے بندہ مومن!

تو دل کی چھوٹی سی نگری میں مجھے بسا کر تو دیکھ
میں تجھے جنت کے وسیع باغوں میں نہ بسا دوں تو پھر کہنا

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

اللّٰہ نور السمٰوت والارض   اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

یہ آیت کریمہ ہمیں پیغام سنا رہی ہے کہ:

اے رب کائنات، کائنات کی ہر چیز تیرے وجود کی خبر دے رہی ہے اور تیری قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے ایمان والوں کو ہر چیز میں تیری ذات کا جلوہ نظر آتا ہے۔ یعنی

چمکتے ہوئے ستاروں میں تو
دمکتے ہوئے سیاروں میں تو
کہکشاؤں کی جھلملاہٹ میں تو
کوہساروں کی رفعت میں تو
بہاروں کی راحت میں تو
کلیوں کے تبسم میں تو
عنادل کے ترنم میں تو
سورج کی کرنوں میں تو

چاند کی ضیاؤں میں تو

فلک کی نیلاہٹ میں تو

فضاؤں کی سرسراہٹ میں تو

چمنستانوں میں گلوں میں تو

پتوں میں کلیوں میں تو

بلکہ میں تو یوں کہوں گا:

جگ میں آ کر اِدھر، اُدھر دیکھا

تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

اطمینان قلب کا سامان

حضرات گرامی قدر!

سکون اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے جو شخص سکون وراحت سے محروم کر دیا جائے اس کی زندگی یقیناً اجیرن بن کر رہ جاتی ہے۔ انسان ہمیشہ تسکین وراحت کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سکون و اطمینان کا بہترین وواحد ذریعہ کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

الابذکر اللّٰہ تطمئن القلوب

یہ آیت کریمہ ہمیں آگاہ کر رہی ہے کہ اے لوگو! یاد رکھو،

دلوں کی راحت

نہ صبح کے بسیرے میں ہے

نہ شام کے اندھیرے میں ہے

نہ بہاروں کے زمانوں میں ہے

نہ آرام دہ ٹھکانوں میں ہے

نہ خلوت میں، نہ تنہائیوں میں ہے

نہ جلوت میں، نہ رعنائیوں میں ہے

نہ مال میں، نہ دولت میں ہے

نہ منصب میں نہ حکومت میں ہے

نہ خوبصورت عمارتوں میں ہے

نہ نرم و نازک بستروں میں ہے

نہ گل میں، نہ کلی میں، نہ عطر میں ہے

دلوں کی راحت، فقط خدا کے ذکر میں ہے

مومن کی بہار

سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

الثناء ربیع المومن — اللہ کی ثناء مومن کی بہار ہے

یعنی

بلبل کو ترنم بہار سے ملتا ہے
کلیوں کو تبسم بہار سے ملتا ہے
پتوں کو سبزہ بہار سے ملتا ہے
پھولوں کو چہرہ بہار سے ملتا ہے
پودوں کو زندگی بہار سے ملتی ہے
درختوں کو تازگی بہار سے ملتی ہے
پتوں کو شاخیں بہار سے ملتی ہیں
شاخوں کو کونپلیں بہار سے ملتی ہیں
تنوں کو رنگ بہار سے ملتے ہیں
شاخوں کے سنگ بہار سے ملتے ہیں
آرام کے پہرے بہار سے ملتے ہیں
ٹھنڈے سویرے بہار سے ملتے ہیں

ہر چیز جس طرح

کھلکھلا اٹھتی ہے آمد بہار سے

مومن کا دل جگمگا اٹھتا ہے ذکر پروردگار سے

دلوں کو دیتا ہے تسلی خدا کا نام

دلوں کو دیتا ہے تسلی خدا کا نام

اندھیروں میں مانند تجلی خدا کا نام

ہیں اسی کے چرچے اسی کی باتیں

نگر نگر ہے گلی گلی خدا کا نام

اسی کے ورد سے مہکتے ہیں پھول

اور لے کے کھلتی ہے کلی خدا کا نام

حرف حرف قندیل کی طرح ہے روشن

رکھتا ہے حروف جلی خدا کا نام

تقویٰ کی خیرات ٹھہرا ہے اس کا ذکر

بندے کو بنا دیتا ہے ولی خدا کا نام

ہارونؔ اپنی تو دعا ہے یہی کہ ہم سے

چھوٹنے پائے نہ کبھی خدا کا نام

محافل قرأت

قرآن کریم احادیث کی روشنی میں

حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا میرے ذکر سے اور مجھ سے دعا کرنے سے میں اس کو اس سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں اور دعا کرنے والے کو عطا کرتا ہوں اور (فرمایا کہ) دوسرے کلاموں کے مقابلے میں اللہ کے کلام کو ویسی ہی عظمت وفضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو۔

(جامع ترمذی، سنن دارمی)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

(صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک وہ شخص جس کے پاس قرآن کا کچھ حصہ نہیں ہے ویران گھر کی طرح ہے۔

(جامع ترمذی)

اسم جلالت

فرحت کا ہے سامان اسم جلالت
پڑھتے ہیں مسلمان اسم جلالت
برگ و ثمر ہو یا شجر و حجر ہو
ہر چیز میں ہے پنہاں اسم جلالت
خوف ورجاء کے مراحل میں ہوتا ہے یہ دل
جب پڑھتی ہے زباں اسم جلالت
شناسا اس کی رفعت کی نہیں عقل
برتر از وہم و گماں اسم جلالت
ملتا ہے سینے کو عجب کیف و سرور
ہو اگر ورد زباں اسم جلالت
جو اسم جلالت کا ہے منبع اعظم
آؤ اس قرآن کی کرتے ہیں تلاوت

قرآن پڑھ کے دیکھو!

دل کو ملتا ہے کیا سرور قرآن پڑھ کے دیکھو
شیطان ہوتا ہے کیسے دور قرآن پڑھ کے دیکھو

اپنے گھر میں اندھیروں کی شکایت کرنے والو
ہوتا ہے کیسے نور، قرآن پڑھ کے دیکھو

ایک علاج ہے، مصیبت میں آنے والو
ہو گی ہر مشکل عبور قرآن پڑھ کے دیکھو

اے کاشانہ آفاق میں بے چین بسنے والو
لذت ملے گی ضرور قرآن پڑھ کے دیکھو

من کے اندھیروں کو دور کرے گی یہ روشن کتاب
دل بنا دے گی یہ طور قرآن پڑھ کے دیکھو

اگر ان کو منا لینے کی آرزو ہے ہارونؔ
راضی ہو جائیں گے حضور قرآن پڑھ کے دیکھو

دو قرآن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت پوچھا تو آپ نے جواباً فرمایا:

"کان خلقه القرآن"

"اے حضور کے اخلاق کے بارے میں پوچھنے والے کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا، قرآن ہی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اخلاق ہے۔ یعنی قرآن کی تعلیمات کی عملی تفسیر، پیکر مصطفیٰ ہے یعنی:

ہے یہ بھی قرآن	ہے وہ بھی قرآن
یہ کتابوں کا سردار	وہ رسولوں کا سردار
یہ منزل من اللہ	وہ مرسل من اللہ
اس میں خدا کا کمال	اس میں خدا کا جمال
یہ سینوں میں اترنے والا	وہ روحوں میں اترنے والا
یہ مسلمانوں کے لئے رحمت	وہ تمام جہانوں کے لئے رحمت
یہ بھی لاریب	وہ بھی لاریب
یہ بھی نرالا	وہ بھی نرالا

یہ بھی اعلیٰ | وہ بھی اعلیٰ
یہ بھی خدا کا | وہ بھی خدا کا
یہ بھی حق | وہ بھی حق

مگر فرق یہ ہے:

یہ خاموش قرآن
وہ بولتا ہوا قرآن
یہ قرآن سکوت والا
وہ قرآن حرکت والا
یہ قرآن اجمال
وہ قرآن تفسیر
یہ قرآن قندیل
یہ قرآن تنویر
یہ قرآن لفظ
وہ قرآن معنی
یہ قرآن فکر
وہ قرآن ذکر

یہ قرآن . متن

وہ قرآن تشریح

اس قرآن کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں

اس قرآن کی ایک صورت ہے

یہ قرآن کالی سطروں والا

وہ قرآن کالی زلفوں والا

اس قرآن کا پڑھنے والا قاری

اس قرآن کا پڑھنے والا صحابی

ازے

یہ قرآن خدا کی کتاب ہے

وہ قرآن رسالت مآب ہے

قرآن کا اعجاز

قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ رب کائنات نے خود لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

ان نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون. بے شک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آسمانی کتابوں میں سے قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جو چودہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی ویسی کی ویسی ہے اور کوئی اس کا ایک حرف بھی نہیں بدل سکا۔

ایک وقت وہ بھی آیا جب ایک عیار پادری نے نہایت عیاری سے کام لیتے ہوئے انجیل کا فائر پروف (Fire proof) کر کے اہل اسلام کو چیلنج کر دیا کہ آؤ مسلمانوں:

انجیل ہماری کتاب ہے قرآن تمہاری کتاب ہے
یہ ہماری لئے مقدس وہ تمہارے لئے مقدس
یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک

یہ ہمارے دلوں کا سرور — وہ تمہارے دلوں کا سرور
یہ ہمیں عزیز — وہ تمہیں عزیز
اس سے ہماری آن — اس سے تمہاری آن
یہ ہماری پہچان — وہ تمہاری پہچان
یہ ہمارے مذہب کی جان — وہ تمہارے مذہب کی جان
یہ ہمارا ایمان — وہ تمہارا ایمان
یہ ہماری علامت — وہ تمہاری علامت
ہم اس پر قربان — تم اس پر قربان
ہم اس کے پاسبان — تم اس کے پاسبان

آؤ دیکھتے ہیں

یہ سچی ہے یا وہ سچی ہے
یہ حق ہے یا وہ حق ہے
یہ صحیح ہے یا وہ صحیح ہے

تم قرآن کو آگ میں پھینکو — میں انجیل کو آگ میں پھینکتا ہوں
جو جل گئی وہ جھوٹی — جو بچ گئی وہ سچی

یہ چیلنج سننا تھا، کہ عام مسلمان مضطرب ہو گئے مگر اہل معرفت میں سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے چیلنج قبول کر لیا اور آپ نے فرمایا!

''اے پادری'' کتابوں کو آگ میں پھینکنے سے فیصلہ نہیں ہوگا۔ تم انجیل گلے میں ڈالو، میں قرآن اپنے گلے میں ڈال لیتا ہوں اور ہم دونوں آگ سے گزرتے ہیں جو بچ گیا وہ سچا، اس کی کتاب بھی سچی اور جو جل گیا وہ جھوٹا اور اس کی کتاب بھی جھوٹی۔

آپ کا یہ چیلنج سنتے ہی پادری کے ہوش اڑ گئے اور بھاگ کھڑا ہوا اور آپ قرآن گلے میں ڈالے آگ سے بحفاظت گزر گئے۔

قرآن کی تلاوت

دل کا سرور ہے قرآن کی تلاوت
مصطفیٰ ﷺ کا دستور ہے قرآن کی تلاوت

دیوار و در جگمگاتے ہیں اس سے
اندھیروں میں نور ہے قرآن کی تلاوت

تخیل کا تقویٰ و طہارت ہے یہ
اور ارتقائے شعور ہے قرآن کی تلاوت

فضل و کرم ہے خدا کا اور
رحمت و فور ہے قرآن کی تلاوت

ہارونؔ قصائد عالم سے کچھ رشتہ نہیں
مجھے منظور ہے قرآن کی تلاوت

محافل نعت

نعت

نعت ہے...........

عرب کے والی مدینے کے تاجدار کا تذکرہ
خاتم المرسلین، انبیاء کے سردار کا تذکرہ
ہمہ وقت عاشقوں کے دلوں میں رہنے والے
من ٹھار کی باتیں، دالدار کا تذکرہ
خزاں کا ستم جس نے توڑ دیا تھا
اس مدینے کی دل افروز بہار کا تذکرہ
عاشقوں، دیوانوں، پروانوں کا
ہمیشہ رہی یہی کئی ہزار کا تذکرہ
تن اطہر پے سجی زلفوں کی باتیں
رخ روشن پے سجے انوار کا تذکرہ
نہ کوئی روک سکتا ہے نہ کوئی روک سکے گا
ہم کرتے رہیں گے ہمیشہ سرکار کا تذکرہ

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے، قصرِ حسن و عشق کی تکمیل ہے
نعت کیا ہے، حکم ربی کی فقط تعمیل ہے
نعت کیا ہے، عشق کے ساگر میں غرقابی کا نام
نعت کیا ہے، میرے ہر جذبے کی سیرابی کا نام
نعت ابواب محبت کا جلی عنوان ہے
ہم غلامان پیمبر کی یہی پہچان ہے
دل کے بنجر کھیت میں، کرنیں اگا دیتی ہے نعت
نقش باطل کے جبینوں سے مٹا دیتی ہے نعت
نعت کیا ہے، دست بستہ ان کی دربانی کا نام
نعت کیا ہے، روضہ اقدس پہ حیرانی کا نام
نعت کیا ہے، نکہتوں کی سرزمین کا تذکرہ
نعت کیا ہے، سب حسینوں سے حسین کا تذکرہ
نعت کیا ہے، ہجر میں سانسوں کی بے تابی کا نام
نعت کیا ہے، گنبد خضریٰ کی شادابی کا نام

نعت کیا ہے، شہر جاں میں گرمیِ صل علیٰ
نعت کیا ہے، دل کے آئینے میں عکس مصطفیٰ ﷺ

نعت کہنے کے لئے دل پاک ہونا چاہیے
غرق الفت دیدہ نمناک ہونا چاہیے

نعت کیسے کہی جائے؟

سرور کائنات ﷺ کی نعت کہنا گویا عشق و محبت کے راستوں پر چلنا ہے۔ آقا کی نعت کس طرح اور کس انداز میں کہی جائے وہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

عشق کی روشن تلوار بنا کر
آنکھ کو طالب دیدار بنا کر
ہر آنسو کو پیار بنا کر
ہر تبسم کو نکھار بنا کر
من کو سراسر ہشیار بنا کر
غفلت سے بیدار بنا کر
تخیل میں نقش یار بنا کر
وہ ابرو، وہ رخسار بنا کر
عجز کو خواہش کا اظہار بنا کر
سکوت کو اپنی گفتار بنا کر

گدا عقل کو کر کے
عشق کو سردار بنا کر
چمبیلی کی حسین خوشبو
شوخ حنا کی تار بنا کر
سوز کی حالت لمبی
طویل اشکوں کی قطار بنا کر
حرم میں ابراہیم کی مانند
کعبے کی مکمل دیوار بنا کر
خود کو ذوق طلب میں
بوصیریؔ کی طرح بیمار بنا کر
بلال جیسے حروف نثر
حسان جیسے اشعار بنا کر
لاکھوں مجنوں کا کیف چڑھا کر
اور لیلیٰ ہزار بنا کر
فراق سے ٹوٹے دل کو
بار بار بنا کر

فرقت میں جنوں کا
جامی سا کردار بنا کر
آ کر عشق کی ضد میں
ذوق تمنا کو اصرار بنا کر
سلام کے تحفے، پیار کے نغمے
درود کے گجرے ہار بنا کر
ہارون نعت کہتا ہوں مگر ہاں
عشق و محبت کی گلزار بنا کر

نعت کہنے کا ادب

زم زم کا وضو کر کے
اشک سے آنکھیں بھر کے
بحر محبت میں اتر کے
کلی کی طرح نکھر کے
عشق شاہ زماں میں
میں حد سے گزر کے
مکمل توصیف میں ان کی
نظم و نثر کر کے
ان کی شدت چاہ کا
دل پہ اثر کر کے
حیات نکل کر جہاں سے
مدینے میں بسر کر کے
ارض و سما کی خلقت
آقا کی نذر کر کے

آ کر عجز کی حالت میں
بے ہنر اپنے ہنر کر کے
پہن کے فقر کا خلعت
شاہی کو ستر کر کے
جدھر سرکار کا روضہ
رخ اپنا ادھر کر کے
نعمت کبریٰ پے خدا کا
صدہا، شکر کر کے
بن کر سالک الفت
عشاق کے عالم کا سفر کر کے
تصور میں، میں واللیل
زلفوں پے نظر کر کے
فرقت کے میں عالم میں
رومی کا حشر کر کے
پڑھتا ہوں نعت محمد ﷺ کی
خوب اللہ کا ذکر کر کے

دل مومن کی تنویر

دل مومن کی ہے تنویر آقا کی محبت
شب تار میں ضو کی ہے تصویر آقا کی محبت

قرآن ایک کتاب ہے جس کے متن کی
تشریح و وضاحت و تفسیر آقا کی محبت

اک اعلان بپا ہے بوصیری کی زبان سے
ہر لمحہ مصیبت میں ہے اکسیر آقا کی محبت

ایمان عشق و محبت کی ایک عمارت ہے
کرتی ہے جسے تعمیر آقا کی محبت

الفت [illegible]چابت و شاہت و ایمان
ہے مقدر و قسمت و تقدیر آقا کی محبت

ہارون عالم آفاق سے مجھ کو نہیں غرض
ہے اپنی دولت و جاگیر آقا کی محبت

نور محمد ﷺ

اپنے کرم سے خالق نے
اس ارض و سما کے مالک نے
جسے قریہ قریہ پھیلایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
انجم جس سے چمکے ہیں
ستارے جس سے دمکے ہیں
شمس، قمر ہیں جس کا سایہ
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
گلشن گلشن مہکے گا
یہ قریہ قریہ پھیلے گا
جو پربت پربت ہے چھایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا
جب ہونٹ تبسم کرتے ہیں
شمشیر کی مانند لگتے ہیں

ماتھا جس کا گلہایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

جس نے تاب نرالی سے

اپنے رتبے عالی سے

شمس، قمر کو شرمایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

ظلم کا بندھن جس نے توڑا

حق کا دامن جس نے جوڑا

باطل جس سے گھبرایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

اب کام محبت کر دے گی

سب جام محبت بھر دے گی

الفت کا جو سرمایہ

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

مقدر سے اور قسمت سے

جس نور کے نوری جھرمٹ سے

آنکھ نے برتن بھر پایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

رخسار منور تارے ہیں
وہ ابرو بہت پیارے ہیں
چہرا جس کا نکھرایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

حسن کو اور قادر کو
پھر اپنے پیارے طاہر کو
عاشق جس نے ٹھہرایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

ہارون پیار کا سرمایہ
من میں اپنے جو آیا
عشق سے جس نے گرمایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

رخِ رسالت مآب ﷺ

تیرے رخ وچ اکھ ایویں لگدی اے
جیویں انگوٹھی وچ ہیرے جڑے ہوئے نے

تیری ذات دے پچھے کھڑے ہو کے
نماز پے پڑھدے جیہڑے لکھاں سورج چڑھے ہوئے نے

سوہنڑیاں تیرے مکھڑے دی اسیں کی گل کریئے
تیری زلف دی انی طاقت لکھاں قیدی پھڑے ہوئے نے

آداب تیری محفل دے رب آپ سکھاندا اے
انج بیٹھدے شاناں والے جیویں مرے ہوئے نے

ہارونؔ ہر ویلے جیڑے یار دی گل کر دے نے
قسم خدا دی دل کہندا اے لوک اوہی ترے ہوئے نے

دل مومن کی ضیاء

ہے دل مومن کی ضیاء مصطفیٰ ﷺ کا نام
خدا سے کرتا ہے آشنا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ہے آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا یہ چین
گلزار جنت کی ہے ہوا مصطفیٰ ﷺ کا نام

تمثیل میں بن گیا وہ حبیب کا مدینہ
جس من میں سما گیا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ادویہ کو چھوڑ کر طبیب میری خیر کر
سرہانے آ کے لے ذرا مصطفیٰ ﷺ کا نام

بد عقیدہ اٹھ کے خود بھاگ جائے گا
سبھی مل کے لو ذرا مصطفیٰ ﷺ کا نام

کسی پر تو شاق گزرتا ہے یا رسول اللہ ﷺ
سنّی جھوم کر ہے لیتا مصطفیٰ ﷺ کا نام

جعلتک ذکری فرما کر خدا نے سمجھا دیا
خدا کے نام سے ہرگز نہیں جدا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ہارونؔ لے لے کے میں تھکتا نہیں کبھی
واہ کس قدر ہے اچھا مصطفیٰ ﷺ کا نام

رخ سرکار دو عالم ﷺ کا ضیاء

رخ سرکار دو عالم کی ضیاء اللہ اللہ
تن اطہر پہ سجی زلفیں سیاہ اللہ اللہ

نورانی بچے کو لئے گود میں کہتی تھی حلیمہؓ
اتنا حسیں پہلے نہیں دیکھا اللہ اللہ

جہاں سرکار دو عالم نے لمحات گزارے تھے اکیلے
وہ منزل اقدس، غار حرا اللہ اللہ

یہ سرکار کی عظمت ہے کہ دست مبارک میں
پتھر دیتے ہیں صدا اللہ اللہ

پنہاں سرکار کی انگلی میں تسخیر ہے کتنی
اشارے سے قمر ہوتا ہے فدا اللہ اللہ

سرکار کی خدمت میں لگے حیدرؓ کی نماز
قضا بھی ہو گئی تھی ادا اللہ اللہ

دو عالم کے وہ مالک ہو کر نان جویں پہ
کر لیتے تھے گزارا اللہ اللہ

جب بھی کرتا ہوں ذکر شان محمد ﷺ
ہارون دل دیتا ہے صدا اللہ اللہ

دیدار رسول اللہ ﷺ

جنت چھوڑ کے حوراں تیری دید نوں آیاں کھڑیاں
ویکھن نوں نے آیاں زلفاں دیاں سوہنڑیاں لڑیاں

مکھ اک وار دکھا دے دلدار مدینے دیا سوہنڑیاں
اساں وی تیرے ویکھن لئی لایاں نے امیداں بڑیاں

ہارونؔ سرکار دا ناں لے کے جد محفل دے وچ بہیئے
قسم خدادی مل جاندیاں نے اساں نوں نصیباں دیاں گھڑیاں

زینت ایمان

حضرات گرامی قدر!

اللہ رب العزت نے ہر چیز کے لئے سامان زینت بنایا ہے اور ہر چیز کو کسی نہ کسی چیز سے زینت بخشی ہے۔

اس رب کائنات نے......

آفاق کو آسمانوں سے سجایا

آسمان کو تاروں سے سجایا

ستاروں کو سفیدی سے سجایا

سفیدی کو روشنی سے سجایا

روشنی کو کرنوں سے سجایا

کرنوں کو چمک سے سجایا

چمک کو کشش سے سجایا

ایسے ہی......

انسان کو صورت سے سجایا

صورت کو حسن سے سجایا

حسن صورت کو حسن سیرت سے سجایا

حسن سیرت کو عمل سے سجایا

حسن عمل کو اخلاق سے سجایا

اخلاق کو ایمان سے سجایا

ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سجایا

سکن لھم کا سرور

حضرات گرامی قدر!

میں اس سید والاصفات کا نام لے رہا ہوں:

جس نے سبحن الذی اسریٰ کا تاج شب معراج سر پے سجایا تھا

جس نے فاوحٰی الٰی عبدہ مااوحٰی کا لباس زیب تن کیا تھا

جو سَرُیُھِمْ کی روشنی میں اپنی نگاہ بصیرت سے دیکھتا تھا

جس نے لیلاً کے اندھیروں میں رخت سفر باندھا تھا

جس نے ورفعنالک ذکرک کی مالا پہنی تھی

جس کو واللہ یعصمک من الناس کی ضمانت ملی تھی

جس کے چہرے پر والضحیٰ کی روشنی کے دھارے تھے

جس کی آنکھوں میں فانک باعیننا کی بصارت کی روشنی تھی

جس کی زبان پر بان لھم الجنہ کی بشارت تھی

وہ جس کے دل میں نزلہ علی قلبک کا نور تھا

وہ جس کی دعاؤں میں سکن لھم کا سرور تھا

قرآن اور قسمیں

آپ جانتے ہیں کہ رب کائنات نے قرآن پاک میں مختلف حوالوں سے سرور کائنات ﷺ کا ذکر فرمایا ہے۔

وہ رب کائنات:

کہیں آپ کے جمال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے افعال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے اقوال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے احوال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے اخلاق کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے وجود پاک کی باتیں کرتا ہے

اور......

کہیں آپ کے جلووں کی باتیں کرتا ہے
تو کہیں آپ کے ولولوں کی باتیں کرتا ہے

کہیں وہ باری تعالیٰ آپ سے منسوب چیزوں کی قسمیں اٹھاتا ہے آیئے ان قسموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

والنہار اذا تجلّٰی تیرے روزوں کی قسم
واللیل اذا یغشٰی تیری راتوں کی قسم

لا اقسم بہذا البلد ہے تیری محبت
وگرنا کھاتا نہیں شہروں کی قسم

احسن تقویم ہے تیرے حسن کی تفسیر
کیا ضرورت کھاؤں میں حسینوں کی قسم

ضحیٰ کی صورت میں ضحیٰ کا ہے مقصود
تیرے چہرے پے سجے نوروں کی قسم

واللیل کے الفاظ بتلاتے ہیں یہ راز
تیرے کندھوں پے سجی زلفوں کی قسم

والعصر کا مقصد تیرے دور کی چاہت
کیوں رب ہو کے کھاتا میں زمانوں کی قسم

والنجم ہے پیارے تیرے نور کا مصداق
ہرگز نہیں کھاتا میں ستاروں کی قسم

جمال میں بے مثل ہیں سرکار مدینہ
ہارونیؔ مجھ کو خدا کی قسموں کی قسم

نعت کہنا سنت خدا ہے

حضرات گرامی قدر!

نعت فقط ہم لوگ نہیں کہتے بلکہ خود رب کائنات قرآن کریم میں حضور ﷺ کی نعتیں کہتا ہے۔ چنانچہ

کہیں وہ ارشاد فرماتا ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

کہیں ارشاد فرماتا ہے

و علمک مالم تکن تعلم

کہیں ارشاد فرماتا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

کہیں ارشاد فرماتا ہے

والضحی والیل اذا سجی ما ودعک ربک و ماقلی

کہیں ارشاد فرماتا ہے

والنجم اذاھوی ماضل صاحبکم و ماغوی

کہیں ارشاد فرماتا ہے

وما ینطق عن الھوی ان ھوا لا وحی یوحی

کہیں ارشاد فرماتا ہے

طٰہٰ

کہیں کہتا ہے

یٰسین

کہیں کہتا ہے

یا ایھا المزمل

تو قرآن میں:

کہیں حضور ﷺ کی رسالت کے تذکرے

کہیں حضور ﷺ کی نبوت کے تذکرے

کہیں مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کے تذکرے

کہیں حضور ﷺ کی رفعت کے تذکرے

کہیں حضور ﷺ کی جلوتوں کی بات

کہیں حضور ﷺ کی خلوتوں کی بات

کہیں حضور ﷺ کے یاروں کا تذکرہ

کہیں حضور ﷺ کے غاروں کا تذکرہ

کہیں آپ کے جمال کی باتیں

کہیں آپ کے کمال کی باتیں

کہیں آپ کے افعال کی باتیں

کہیں آپ کے احوال کی باتیں

وہ رب کائنات قرآن میں جا بجا حضور ﷺ کے تذکرے کرتا ہے اور کائنات والوں کو پیام سناتا ہے کہ اے کائنات والو تم بھی اس کی محبت کے ترانے الاپو جس کی محبت کے ترانے میں الاپتا ہوں۔

کہیں وہ فرماتا ہے:

قد نری تقلب وجھک فی السماء

اے حبیب ﷺ حالت نماز میں ہم تیرے چہرے کا بار بار اٹھانا دیکھتے ہیں۔

فانک باعیننا

تو ہر حال میں ہماری نظر میں رہتا ہے

تو حالت رکوع میں ہو ہم دیکھتے رہتے ہیں

تو سجدہ کناں ہو پھر بھی ہماری نظر میں رہتا ہے

تو دست بدعا ہو پھر بھی ہم تجھے دیکھتے رہتے ہیں

تو ہماری خاطر پتھر کھاتا ہے تیرے جسم سے لہو گرتا ہوا بھی ہم دیکھتے ہیں

پیارے محبوب محبتوں کا تقاضا یہ ہے کہ

تو ہمیں چاہتا رہے

ہم تجھے چاہتے رہیں

تو ہم سے پیار کرتا رہے

ہم تجھ سے پیار کرتے رہیں

تو ہماری تعریف کر

ہم تیری تعریف کریں

تو ہم سے مانگ

ہم تجھے عطا کریں

تو ہماری حمد بیان کر

ہم تیری نعتیں بیان کریں

اور اے پیارے!

تو لا الہ الا اللہ کہہ کر ہماری خدائی کے ڈنکے بجاتا رہے

ہم محمد رسول ﷺ کہہ کر تیری مصطفائی کے ڈنکے بجاتے رہیں گے

قرآن اور ذکر رسول ﷺ

قرآن پاک آقا نامدار ﷺ کے اوصاف طیبہ کا ذاکر ہے۔ وہ مختلف مقامات پر آپ ﷺ کے مختلف اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتا ہے۔

جیسے:

حضور ﷺ کے رخ روشن کا ذکر

والضحیٰ

حضور ﷺ کی زلف عنبریں کا ذکر

واللیل اذا سجیٰ ؁

حضور ﷺ سے رب کی پختہ الفت کا ذکر

ما ودعک ربک و ماقلیٰ

حضور ﷺ کی رضا کا ذکر

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

حضور ﷺ پر فضل الٰہی کا ذکر

وکان فضل اللہ علیک عظیماً

حضور ﷺ کی رحمت کا ذکر

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر

یٰسین، والقرآن الحکیم وانک لمن المرسلین

حضور ﷺ کی سیرت کا ذکر

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

حضور ﷺ کے علم مبارک کا ذکر

علمک مالم تکن تعلم

حضور ﷺ کے تن اطہر کا ذکر

والنجم اذا ھویٰ

حضور ﷺ کے گفتار مبارک کا ذکر

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

حضور ﷺ کے نام نامی کا ذکر

محمد رسول اللہ ﷺ

حضور ﷺ کے یاروں کا ذکر

والذین معہ

حضرات گرامی قدر پھر کیوں نہ کہیں

مزمل، مدثر، یٰسین، طٰہٰ

سہرے ہیں تیرے سرور انبیاء

ورفعنالک ذکرک

سامعین محترم!

ایمان کی بنیاد ''کلمہ'' پر غور کیجئے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ)

اگر کوئی شخص فقط **لا الہ الا اللہ** کہتا رہے

تو کیا ایمان مکمل ہوگا؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

معلوم ہوا جس طرح کلمے کے بغیر ایمان نامکمل

اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بغیر کلمہ نامکمل

اذان پر غور کیجئے

اگر کسی نے کہا

اللہ اکبر، اللہ اکبر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

کیا اذان ہوگئی؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

کہا......

اشھدان لا الہ الا اللہ

تو کیا اذان مکمل ہوگئی

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

کہا......

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح

حی علی الفلاح

کیا اب اذان مکمل ہوگئی؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

اذان مکمل نہیں ہوئی

آخر کیوں نہیں؟

اس لئے نہیں ہوئی

کہ ابھی محمد رسول اللہ ﷺ کا نام نہیں آیا

تو معلوم ہوا

اذان ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نامکمل

تکبیر کے لفظوں پر غور کیجئے

اگر مکبر نے کہا

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اشہد ان لا الہ الا اللہ

اشہد ان لا الہ الا اللہ

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الصلوٰۃ

کیا......

تکبیر مکمل ہو گئی؟

نہیں، نہیں، نہیں

آخر کیوں نہیں؟

اس لئے کہ

ابھی حضور ﷺ کا ذکر نہیں آیا

معلوم ہوا

ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر تکبیر نامکمل

نماز کی طرف آئیے

نمازی مصلے پر کھڑا ہو گیا

ثناء بھی پڑھ لی

تعوذ و تسمیہ بھی پڑھ لئے

سورۃ فاتحہ بھی پڑھ لی

سورۃ اخلاص بھی پڑھ لی

رکوع بھی کرلیا

سجدہ بھی کرلیا

مگر......

تشھد کو ترک کردیا

کیا نماز ہوگئی؟

نہیں، نہیں ابھی نہیں

آخر کیوں نہیں؟

اس لئے کہ

ابھی مصطفیٰ ﷺ پر سلام نہیں پڑھا

معلوم ہوا خدا کی عبادت ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نامکمل

یہ حقیقت واضح ہوگئی

کہ......

جہاں جہاں خدا کا ذکر

وہاں وہاں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

خود رب کائنات نے حدیث قدسی میں فرمادیا

اذا ذکرت، ذکرت معی

اے محبوب!

جہاں میرا ذکر ہوگا

وہاں تیرا ذکر ہوگا

کلمے میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

نماز پنجگانہ میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

نماز جنازہ میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

قبر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

حشر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

اے میرے حبیب ﷺ!

جہاں جہاں، میری خدائی کے تذکرے ہیں

وہاں وہاں، تیری مصطفائی کے تذکرے ہیں

انوار کی باتیں

جاء کم من اللہ نور	مصطفیٰ ﷺ کے انوار کی باتیں
من وَراء لعجرات	مصطفیٰ ﷺ کے گھر بار کی باتیں
لعمرک کا لام	مصطفیٰ ﷺ کا تاج سر
انا فتحنا کی فا	مصطفیٰ ﷺ کے لشکر کا فتح نامہ
انا ارسلناک کا الف	مصطفیٰ ﷺ کی نصرت کا جھنڈا
طٰہ کی ط	مصطفیٰ ﷺ کے منشور عالی کا طرۂ امتیاز
الم ترا الی ربک	مصطفیٰ ﷺ کی نظر کا کمال
والضحیٰ	مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کا جمال
لعمرک	مصطفیٰ ﷺ کی جان کی قسم
والذین معہ	مصطفیٰ ﷺ کے یاراں کی قسم
ویطعمون الطعام	مصطفیٰ ﷺ کی بنت وداماد کی تعریف
الا المودۃ فی القربیٰ	مصطفیٰ ﷺ کے نواسوں کی توصیف
سبحن الذی اسریٰ	مصطفیٰ ﷺ کے سفر شب کا حال
فاوحی الی عبدہ ما اوحی	مصطفیٰ ﷺ کی عبدیت کا کمال

الغرض

محمد الرسول اللہ ﷺ	مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کا ترانہ
و رفعنالک ذکرک	مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا ترانہ
والنجم اذا ھویٰ	مصطفیٰ ﷺ کے سفر کا تذکرہ
طٰہٰ	مصطفیٰ ﷺ کے رخ منور کا تذکرہ
وما ینطق عن الھویٰ	مصطفیٰ ﷺ کے اقوال کی باتیں
قم فانذر	مصطفیٰ ﷺ کے افعال کی باتیں

کون محمد عربی ﷺ

خدا کا ہے نور	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے کیف و سرور	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حق کی تنویر	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سراج منیر	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خدا کا جمال	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بے مثل و مثال	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مقبول زمانہ	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مخلوق میں یگانہ	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خدا کا پیارا	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بے کسوں کا سہارا	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دلوں کا چین	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
راحت نین	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عاشقوں کی ثروت	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے پیکر رحمت	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سب کا کریم	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے رؤف الرحیم	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حق کا ستارا	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے سینوں کا نعرہ	محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت

حضرات گرامی!

خالق انسانیت کا شکر ہے جس نے ہمیں انسانیت میں تخلیق فرمایا۔ انسانیت شاہد ہے کہ آج کی انسانیت ماضی کی انسانیت سے انسانیت میں کم تر ہے۔ اور اے انسانیت! انسانیت کا تقاضا ہے کہ اگر تیرے اندر انسانیت ہے تو محسن انسانیت کی انسانیت کو انسانیت کی طرح اپنا کر انسانیت کو انسانیت سے بہرہ ور کر۔

اے انسانیت اس لئے کہ:

انسانیت کی عظمت　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کی عزت　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کا وقار　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کا نکھار　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کا ترنم　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کا تبسم　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کا تقاضا　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کا سہارا　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کی رفعت　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسانیت کی شوکت　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بلکہ میں تو یوں کہوں گا:

انسانیت کی انسانیت　　محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مدینہ

جنت کی جنت مدینہ

سراپا رحمت مدینہ

سامان مسرت مدینہ

دلوں کی راحت مدینہ

سکون کی دولت مدینہ

گلیوں کی نکہت مدینہ

بہاروں کی رنگت مدینہ

غریبوں کی عشرت مدینہ

عاشقوں کی عزت مدینہ

خدا کی رحمت مدینہ

ہماری دولت مدینہ

روح کی لذت مدینہ

دل کی چاہت مدینہ

جنت میں گر خدا نے کہا کیا چاہئے

تو بول اٹھوں گا رب العزت مدینہ

ذکر محمد ﷺ

اس کا ذکر کون روک سکتا ہے اور اس کی نعت خوانی کون ختم کر سکتا ہے

جس کے بارے میں:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین	اللہ نے کہا
والضحیٰ	اللہ نے کہا
واللیل اذا سجیٰ	اللہ نے کہا
ما ودعک ربک وما قلیٰ	اللہ نے کہا
وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ	اللہ نے کہا
ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ	اللہ نے کہا
وما ینطق عن الھویٰ	اللہ نے کہا
یا ایھا النبی	اللہ نے کہا
یا ایھا الرسول	اللہ نے کہا
یا ایھا المزمل	اللہ نے کہا
یا ایھا المدثر	اللہ نے کہا
ورفعنا لک ذکرک	اللہ نے کہا

یٰسین — اللہ نے کہا

طٰہٰ — اللہ نے کہا

اناشانئک ھو الابتر — اللہ نے کہا

تو پھر کیوں نہ کہوں؟

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حسنِ سرکار
صلی اللہ علیہ وسلم

حسن مصطفیٰ ﷺ احادیث کی روشنی میں

☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ما رائیت شیاءً احسن من رسول الله ﷺ"

☆

ہمدان کی ایک عورت نے حضور ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ ابو اسحاق نے پوچھا بتاؤ حضور ﷺ کا چہرا کیسا تھا؟ تو اس نے جوابا کہا۔

"کالقمر لیلة البدر لم ار قبله ولا بعده مثله"

(بیہقی)

☆

ابن ابی حالة کی حدیث میں ہے:

"کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فخما مخفما یتلالاء وجهه و تلالولو القمر لیلة البدر"

(مدارج النبوۃ)

☆

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العاص فرماتے ہیں:

"لم اکن شخص احب الیه منه ولا اجل فی عینی منه قال ولو شئت ان اصف لکم لما اطقت لانی لم املاء عینی منه اجلالا"

(شفا شریف)

☆

حضرت ابوقرصافہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں نے، میری ماں اور میری خالہ نے حضور ﷺ کی ایک ہی وقت میں بیعت کی۔ جب واپس ہوئے تو میری ماں اور خالہ کہنے لگیں ہم نے آپ ﷺ جیسا خوبصورت، خوش لباس، اور نرم گفتار نہیں دیکھا، اور ہم نے آپ ﷺ کے دہن مبارک سے نور نکلتے ہوئے دیکھا''

(طبرانی)

☆

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

''حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ اللہ پاک آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف کو حسن اپنی کرسی کے نور سے پہنایا اور آپ کے چہرے کو حسن اپنے عرش کے نور سے بخشا''

(ابن عساکر)

"الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ میں شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"میرے والد شاہ عبدالرحیم نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ آقا جمال یوسف دیکھ کر عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے آپ کو دیکھ کر کسی کی حالت ایسی نہیں ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا دیا ہے اگر ظاہر ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو حضرت یوسف کو دیکھ کر ہوا۔"

☆

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ "جمع الوسائل بشرح الشمائل" میں فرماتے ہیں:

"اگر آپ کا حسن پوری آب و تاب سے ظاہر ہوتا تو صحابہ کرام کو آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھنا مشکل ہوتا۔"

☆

"نشر الطیب" میں اشرف علی تھانوی رقم طراز ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ عام لوگوں کا آپ پر اس طور عاشق نہ ہونا جیسا حضرت یوسف پر ہوا کرتے تھے سبب غیرت الٰہی کے ہے کہ آپ کا جمال جیسا تھا غیروں پر ظاہر نہیں ہوا۔"

☆

''مدارج النبوۃ'' میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آپ سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک نور تھے اگر آپ لباس بشری میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ناممکن ہوتا۔''

☆

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک فرماتی ہیں:

''جب حضور ﷺ پر خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہوتے تو آپ کا چہرہ اقدس چمکدار ہو جاتا گویا ''کانہ قطعۃ قمر''

(صحیح مسلم)

☆

علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ ''جواھر البحار'' میں فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن اور منور ہو جاتا۔''

اور فرماتے ہیں:

''حضور ﷺ ایک نور تھے جن کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔''

والیل ضحیٰ کا نقشہ

حسن تیرا ہے والیل ضحیٰ کا نقشہ
چہرا ہے کیا، انوار خدا کا نقشہ

ایکم مثلی نے ہے یہ راز بتایا ہم کو
کہیں بھی نہیں کوئی دوسرا ایسا نقشہ

ظلمت آفاق میں یہ قندیل نما ٹھہرا
اندھیروں میں کرتا ہے اجالا نقشہ

ارے خود کو سرکار کی مانند کہنے والے
شیشے میں ذرا دیکھ ہے کیسا تیرا نقشہ

تیرے رخ انور کی جو ہوتی اس کو خبر
ہرگز مجنوں کو نہ بھاتا لیلیٰ کا نقشہ

ہارون یہ پیام سنا دو لوگوں کو
اس نقشے کے تصدق سے ہے میرا نقشہ

انوار خدا کا روشن دھارا

انوار خدا کا روشن دھارا حسن محمد ﷺ
قدرت نے فرصت سے سنوارا حسن محمد ﷺ

فردوس کے حسن سے اس کو غرض نہیں رہتی
بن جائے جس کا نظارہ حسن محمد ﷺ

روشن خوب ہوا پھر وہ نور خدا سے
خالق نے جس دل میں اتارا حسن محمد ﷺ

''من رأنی فقدرأ الحق'' کی تفسیر کرتی ہے وضاحت
انوار خدا کا ہے نظارا حسن محمد ﷺ

ہارون مانا کہ حور وغلمان بھی ہیں خوبصورت لیکن
ہمیں سب سے ہے پیارا حسن محمد ﷺ

لب محو تبسم

لب محو تبسم ہوں تو تلوار کی مانند
ابرو چمکتی پتلی تار کی مانند

گر محو تبسم ہوں وہ ہونٹ تو بکھریں
اجالے اطراف میں انوار کی مانند

تمثیل میں خلقت کی نہیں کوئی چیز
ابرو کی طرح، رخسار کی مانند

قدمین مبارک محفل میں اگر رکھ دیں
موسم ہی بدل جائے بہار کی مانند

والنجم و طٰہٰ و مدثر و مزمل
رب نے کس کو ہے بلایا سرکار کی مانند

عاشق کا سفر

سرور کائنات ﷺ کے بارگاہ رسالت مآب میں جس ادب و محبت سے حاضری دیتے ہیں۔ وہ بیان کے محتاج نہیں تاہم ایک عاشق سوئے مدینہ چلتے ہوئے کن جذبات کا متحمل ہوتا ہے وہ آپ کے پیش خدمت ہیں:

آغوش میں الفت شاہا کی سحر لے کر
شہر نبی کے ذروں کی قدر لے کر
محمد ﷺ کی محبت کے بٹھانے کو
دل کا حسین منبر لے کر
آ کر سیلاب کی صورت میں
جذبات کا جاری سمندر لے کر
دل مین لئے حمد کی باتیں
زباں پہ اللہ کا شکر لے کر
وہ جسے رومی نے جلایا تھا
اس آگ کا شرف شرر لے کر
سنبھال کے خون کی گردش کو
سوز قلب ساز جگر لے کر

بوصیریؒ کا انداز تکلم
اعلیٰ حضرت کی فکر لے کر
جامی کی شراب محبت سے
نشۂ الفت کا اثر لے کر
چاہت و الفت و لذت
اور تمنا کا زاد سفر لے کر
تھامے ہاتھ میں پھول کی پتیاں
بوئے کستوری و عنبر لے کر
قرنی کی چشمان عقیدت لے کر
بلال کی نظروں سے نظر لے کر
رستوں میں جما کر نظریں
قدموں کی جگہ سر لے کر
دربار میں رکھنے کو ستارے
راہوں میں بچھانے کو قمر لے کر
چلتا ہے عاشق محمد ﷺ کے نگر
شدت جذبات مگر لے کر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں!

چودھویں کا چاند چمک رہا تھا

میں اپنے گھر سے نکلا

بارگاہ رسالت میں پہنچا

میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حویلی کے اندر تشریف فرما ہیں اور سرخ دھاری دار چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن کر رکھی ہے۔

میں کبھی رخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رعنائیوں کو دیکھتا

کبھی چاند کی ضیاء پاشیوں کو دیکھتا

اور میں موازنہ کر رہا تھا کہ دونوں میں حسین کون ہے؟ دونوں میں صاحب جمال کون ہے؟

بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسیں ہیں۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کیا انصاف ہے

اس کے منہ پے چھائیاں ان کا چہرا اصاف ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مارایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا''

یہ سچ ہے کہ اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق سے اگر پوچھا جائے کہ تو نے کائنات میں بکھرے حسن کو دیکھا ہے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو بھی دیکھا ہے۔ ذرا بتا تجھے کائنات کے مقابل میں سرکار مدینہ کا رخ انور کیسا لگا تو وہ بول اٹھے گا

موج کو سمندر میں بکھرتے دیکھا
پانی کو حسین وادی سے گزرتے دیکھا

ساعت صبح صادق میں
شب کے اندھیروں کو سحر ہوتے دیکھا

انوار قمر کو آنکھ سے میں نے
اندھیروں میں بکھرتے دیکھا

سبزہ آنکھ طراوت میں
ہرن کو ناز سے چرتے دیکھا

جذبہ عشق سے میں نے
پروانے کو شمع پہ مرتے دیکھا

بہار کے ایام دل نواز میں
کلیوں کو صبا سے نکھرتے دیکھا

شاخ تلوار نما پے بلبل کو
حسیں لے میں ورد خدا کرتے دیکھا

جہاں میں خوب تجسّس سے
حسن کو ہر سو ہے بکھرتے دیکھا

دیکھا دیکھا سب کچھ دیکھا
نہ دیکھا پر احمد ﷺ سا ہے نہ دیکھا

حضور ﷺ کا مقدس سراپا

میانہ قد، سبک رفتار، صورت نور کا پیکر
بہت مضبوط، بے حد دلربا اور خوشنما اعضاء
نہ فربا اور نہ دبلا جسم، دلکش نقرئی رنگت
کشادہ سینہ، ہلکی پنڈلیاں، پرگوشت دست و پا
بڑا سر، بال قدرے گھنگریالے کان تک لمبے
گھنی ریش مبارک، روئے زیبا، ماہ دو ہفتہ
سیاہ و سرمگیں آنکھیں، بڑی پلکیں، گھنے ابرو
تبسم زیر لب، دندان اقدس گوہر یکتا
سفید و سرخ چہرا، نور سے معمور پیشانی
نگہ جس سے ہو آسودہ، وہ پیارا ناک و نقشہ
کشادہ پشت پر، شانوں کے بیچ دائیں کو
برابر نیم بیضہ کے، نشاں مہر نبوت کا

پُرانوار ذاتیں

پُرانوار نبیوں کی سب ذاتیں تھیں
سب شان علیحدہ رکھتی تھیں

کچھ نور کے چشمے ٹھہرے تھے
کچھ ندیاں بن کر چمکے تھے

دریا بن کر کچھ بہتے تھے
الگ الگ یہ دھارے تھے

خالق نے یہ سب سمیٹے، انوار کا بحر بنا ڈالا
وہ محمد ﷺ بہت پیارے تھے، ان کا نور سجا ڈالا

سراج منیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

لنا شمس وللافاق شمس

و شمسنا تطلع بعد العشاء

کہ ہمارا بھی ایک سورج ہے اور کائنات کا بھی ایک سورج ہے اور ہمارا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ

یہ زمین کا سورج ہے

وہ عالمیں کا سورج ہے

یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے

اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے

یہ سورج مشرق سے طلوع ہوا

وہ سورج عرش بریں سے طلوع ہوا

یہ سورج غروب ہو جاتا ہے

وہ سورج عروج پہ رہتا ہے

یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آتا ہے

وہ سورج چلتا ہے تو عرش اعلیٰ سے اوپر جاتا ہے

یہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے

وہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے

یہ سورج جان کو زندہ رکھتا ہے

وہ سورج ایمان کو زندہ رکھتا ہے

اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے

اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے

یہ سورج اشارے سے واپس آنے والا ہے

وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے

یہ سورج منبع ضیاء ہے

وہ سورج پیکر مصطفیٰ ﷺ ہے

حسن الٰہیہ کا پرتو

رب کائنات کا فرمان مبارک ہے:

اللہ نور السمٰوٰت والارض

کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

یعنی کائنات کی ہر شئی میں اس کے حسن کی ضیاء پاشیوں کی جھلک نظر آتی ہے چنانچہ اگر کائنات کو دیکھا جائے تو

کہیں بلبل شاخ برگد پہ بیٹھے چہک رہی ہے
چمن زاروں میں کہیں پھول کی پتی پتی مہک رہی ہے
کہیں دریا کی روانی میں لہریں اٹھتی نظر آتی ہیں
سمندر میں کہیں موجیں بپھرتی نظر آتی ہیں
سمندر کی گہرائی میں کہیں موتی یگانے ہیں
کہیں آبشاروں کی ٹک ٹک کے ترانے ہیں
پتوں میں، کلیوں میں، پھولوں میں نہاں نظر آتا ہے
خدا کے حسن کا پرتو ہر شئے میں نمایاں نظر آتا ہے

خلقت نے سوال کیا!

اے رب، ہے کوئی ایسا

جو سراپا نور ہو تیرا

تو قدرت نے کہا!

وہ ہے ذات مصطفیٰ ﷺ

جو اسے دیکھے گا	وہ مجھے دیکھے گا
صورت اس کی ہوگی	دیدار میرا ہوگا
عمل اس کا ہوگا	اظہار میرا ہوگا
چہرہ اس کا ہوگا	مظہر انوار میرا ہوگا
محبت اس کی	پیارا میرا ہوگا
جھٹلانا اس کا	انکار میرا ہوگا
رسالت اس کی ہوگی	توحید میری ہوگی

رفعت ذکر رسول ﷺ

رب کائنات نے فرمایا:

ورفعنالک ذکرک

"اے حبیب ﷺ ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند کیا"

گویا باری تعالیٰ نے اپنے محبوب سے پیار کی زبان سے فرمایا:

توحید میری ہو گی
رسالت تیری ہو گی
خلقت میری ہو گی
حکومت تیری ہو گی
براق میرا ہو گا
سواری تیری ہو گی
آب کوثر میرا ہو گا
ملکیت تیری ہو گی
جبرائیل میرا ہو گا
خدمت تیری ہو گی

عطا میری ہو گی

تقسیم تیری ہو گی

چہرا تیرا ہو گا

والضحیٰ میں بولوں گا

زلفیں تیری ہوں گی

واللیل اذا سجیٰ میں بولوں گا

معراج تیری ہو گی

سبحان الذی اسریٰ میں بولوں گا

سفر تیرا ہو گا

والنجم اذا ھویٰ میں بولوں گا

اخلاق تیرا ہو گا

وانک لعلیٰ خلق عظیم میں بولوں گا

بول تیرا ہو گا

وماینطق عن الھویٰ میں بولوں گا

کنکریاں تو پھینکے گا

ولکن اللہ رمیٰ میں بولوں گا

رحمت تیری ہو گی

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین میں بولوں گا

رسالت تیری ہو گی

وانک لمن المرسلین میں بولوں گا

توحید میری ہو گی

لا الہ الا اللہ تو بولے گا

رسالت تیری ہو گی

محمد رسول اللہ ﷺ میں بولوں گا

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث میلاد

وکانت تلک السنة التی حمل فیها برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه و سلم یقال لها سنة الفتح والبتهاج فان قریش کانت قبل ذالک فی جدب و ضیق عظیم، فاحضرت الارض، وحملت الاشجار و اتاهم الرغد من کل جانب فی تلک السنة

(السیرة الحلبیة ۱/۷۸) (الخصائص لکبرٰی ۱/۴۷)

''جس سال نور محمدی ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح ونصرت، تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا، اہل قریش اس سے قبل معاشی بدحالی، عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے ولادت کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب وگیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور (سوکھے) درختوں کی پژمردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔''

و عن عمرو بن قتیبة قال سمعت ابی و کان من اوعیة

العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال اللّٰہ تعالٰی للملائكة افتحوا ابواب السماء كلها وابواب الجنان والبست الشمس يومئذ نورا عظيما وكان قد أذن اللّٰہ تعالٰی تلک السنة لنساء الدنيا أن يحملن ذكوراً كراميةً لمحمد صلى الله تعالىٰ عليه و سلم

(انوار محمدية. لنبهانی ۲۲) (السيرة الحلبية ۱/۷۸)

''عمرو بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ جو تبحر عالم تھے، کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے لڑکے جنیں۔''

☆

فلما فصل منی خرجک معه نور اضاء له ما بين المشرق الى المغرب

(طبقات ابن سعد: ۱/۱۰۲) (السيرة الحلبية: ۱/۹۱)

''جب سرور کائنات کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے شرق تا غرب سب آفاق روشن ہو گئے۔''

☆

انه خرج منی نورا ضاء لی به قصور بصری من ارض الشام و فی روایة أضاء له قصور الشام واسوقها حتی رأیت اعناق الابل ببصری

(سیرة ابن هشام: ۱۱۱) (طبقات ابن سعد: ۱/۱۰۲)

(السیرة الحلبیة: ۱/۹۱)

''بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام میں بصرۃ کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہو گئے۔ اسی قسم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نور سے ملک شام کے محلات اور وہاں کے بازار اس قدر واضح نظر آنے لگے کہ میں نے بصرۃ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنوں کو بھی دیکھ لیا۔''

☆

لما حضرت ولادة رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه و سلم رأیت البیت حین وقع قد امتلاء نوراً ورأئت النجوم تدنو حتی

طننت أنها ستقع علی

(السیرة الحلبیة: ۹۴) (انوار محمدیة: ۲۵)

''جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔''

فکشف اللّٰہ عن بصری فرأیت مشارق الارض ومغاربها ورأیت ثلاثة اعلام مضروبات علمًا بالمشرق علمًا بالمغرب وعلمًا علی ظهر الکعبة

(انوار محمدیه لنبهانی ۳۴) (سیرة الحلبیة ۱۰۹)

''پھر اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیز میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا، دوسرا مغرب میں اور تیسرا پرچم کعبۃ اللہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔''

☆

قالت ثم اخذنی ما یاخذ النساء سمعت وجیه عظیمة ثم رأیت کان جناح طائر ابیض قد مسح علی فوادی فذهب عنی الرعب و کل وجع أجده ثم التفت فاذا أنا بشربة بیضاء فتناولتها فاذا هی احلی من العسل فاصابنی نور عال ثم رأیت نسوة کالنخل طوالا کانهن من بنات عبد مناف یحدقن بی فبینما أنا أتعجب و أقول و اغوثاه من أین علمن بی فقلن بی نحن آسیة امرأة فرعون و مریم ابنة عمران و هؤلاء من الحور العین

(انوار محمدیه لنبهانی ۳۳) (زرقانی علی المواهب ۱/۱۱۲)

"آپ فرماتی ہیں مجھے عورتوں کی طرح جب دردزہ شروع ہوا تو میں نے ایک بلند آواز سنی جس نے مجھ پر خوف طاری کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندے کا پر میرے دل کو مس کر رہا ہے جس سے میرا تمام خوف اور درد جاتا رہا پھر میں متوجہ ہوئی تو میں نے اچانک اپنے سامنے ایک سفید شربت پایا جسے میں نے پی لیا وہ شہد سے بھی میٹھا تھا پھر ایک بلند نور

کے ہالے نے گھیر لیا میں نے دیکھا کہ حسین و جمیل عورتیں جو قد کاٹھ اور چہرے مہرے میں عبد مناف کی بیٹیوں سے مشابہ تھیں۔ انہوں نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا میں حیران ہوئی وہ کہاں سے آ گئیں اور انہیں اس (ولادت) کی خبر کس نے دی تو انہوں نے کہا ہم آسیہؓ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں اور یہ ہمارے ساتھ جنت کی حوریں ہیں۔''

☆

فبينما أنا كذالك اذا بديباج أبيض قد مدبين السماء والارض واذا بقائل يقول خذوه عن أعين الناس قالت ورأيت رجالاً قد وقفوا فى الهواء بأيديهم أباريق من فضة ثم نظرت فاذا أنا بقطعة من الطير قد غطت حجرتى مناقيرها من الزمرد و اجنحتها من الياقوت

(انوار محمدية: ۳۳) (زرقانى على المواهب: ۱/۱۱۲)

''اسی دوران میں نے سفید ریشم کا ایک ٹکڑا دیکھا جو زمین اور آسمان کے درمیان پھیلا دیا گیا اس وقت ایک کہنے والا کہہ رہا تھا انہیں پکڑ کر لوگوں

کی آنکھوں سے دور لے جاؤ آپ فرماتی ہیں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہوا میں (تعظیماً) کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں ہیں پھر میں نے پرندوں کے جھنڈ دیکھے جنہوں نے آ کر میرے حجرہ (مبارک) کو ڈھانپ لیا ان کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔''

کافر کو میلاد کا اجر

فلما مات ابولهب فراه بعض اهله بشر حيبة قال لٰه ماذا لقيت قال ابولهب لم الق بعد كم خيراً غير أنى سقيت فى هذه لعتاقتي ثويبة

(صحیح بخاری ۲/۷۶۲ كتاب النكاح)

''ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے اہل خانہ میں سے کسی نے جب اسے دیکھا تو وہ بہت بُرے حال میں تھا اس سے پوچھا کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا میں بہت سخت عذاب میں ہوں اس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا ہاں مجھے (اس عمل کی جزا کے طور پر) کچھ سیراب کیا جاتا ہے کہ میں نے (حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

اسی واقعہ کو عظیم محدث ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام سہیلی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے یوں بیان کیا ہے:

ان العباس قال لما مات أبولهب رأيته فى منامي بعد حول فى شر حال فقال مالقيت بعد كم راحة الا ان العذاب يخفف عنى كل يوم اثنين

(فتح البارى شرح البخارى ۹:۱۴۵)

''حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابولہب مر گیا تو میں نے اس کو ایک سال بعد خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ تمہاری جدائی کے بعد آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔''

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و سلم ولد یوم الاثنین و کانت ثویبۃ بشرت ابالھب بمولدہ فاعتقھا

(فتح الباری شرح بخاری ۹: ۱۴۵)

''کہ عذاب میں تخفیف کی وجہ یہ تھی کہ اس نے سوموار کے دن حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا لہذا جب سوموار کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی خوشی کے صلہ میں عذاب میں تخفیف فرما دیتے ہیں۔''

محمد ﷺ نام کی صورت

کائنات کے سارے پردوں میں
ہے حسن سجایا مالک نے
گلزار میں پھرتی تتلی پر
ہے رنگ چڑھایا مالک نے
چاند کے روشن چہرے کو
خود آپ بنایا مالک نے
افلاک میں پھرتے سورج کو
ہے نور پہنایا مالک نے
محمد ﷺ نام کی صورت میں
ہے نور سجایا مالک نے

☆

آ گئے، آ گئے، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

کلی مسکرائی
بلبل چہچہائی
گلشن مہکے
پرندے چہکے
کہکشاں جھلملائے
گل کھلکھلائے
ستارے چمکے
سیارے دمکے

اطراف میں عالم کے، شمس کی کرنیں پھیلیں
چمکتے روشن چاند کی، شعاعیں منور چمکیں
خزاں کا بندھن ٹوٹا بہار کے نغمے آئے
نفرت جل کے راکھ ہوئی، پیار کے نغمے آئے
بت گرے عالم میں، اک نور نرالا چمکا
مکہ کی جب نگری میں وہ کملی والا چمکا

اور......

چار سو ابر رحمتوں کے چھا گئے
آ گئے، آ گئے، مصطفیٰ آ گئے

آقا تیرے نور کے مظہر سارے

گرجتے بادل، گھنے جنگل

بلبل کا ترنم، کلیوں کا تبسم

چمکتی بجلیاں، لہلاتی کھیتیاں

سمندر کی موجیں، دریا کی لہریں

صحرا کا سکوت، جبالوں کے خطوط

فلک کی نیلاہٹ، کہکشاؤں کی جھلملاہٹ

سبزے کی طراوت، پرندوں کی تلاوت

ستاروں کی دمک، سورج کی کرن

حنا کی رنگت، چمبیلی کے دہن

پتوں کی حسینی، شاخوں کی نزاکت

خار کی دھاریں، تنے کی طاقت

قمر کی قمری، سورج کی ضیائیں

بہار کا موسم، اور چلتی سی صبائیں

وادی کا جمال، صحراؤں کی خلوت

چمن کا حسن، کلیوں کی جلوت

رمق، دمک، چمک اور یہ چمکارے
چہک، مہک، سسک اور سیارے
حسن کے جتنے بھی نظارے ہیں
آقا تیرے نور کے مظہر سارے ہیں

پیکر مصطفیٰ ﷺ تیرے در کی خیرات ہے

قطرہ قطرہ

بہتے دریا

منظر منظر

چلتے سمندر

اجلے اجلے

سارے پتے

نگر نگر

پھر سارے گھر

کرن، کرن

مہکے گلشن

دل، دل

بدن کی محفل

سورج کی ضو ساری قمر کے سب اجالے

افلاک کی لمبی چادر چمکتے تارے سب نرالے

دمکتے موتی اور ہیروں کی سب دھاریں
مضبوط تنوں پہ شاخوں کی سب تلواریں
دن کی باتیں، رات کے قصے
حیات کی دنیا
موت کے نقشے
گل، کلی، تنے، باغ
مور، پنکھ، بلبل، زاغ
فلک کا گولہ
زمیں کی طشتری
یہ ابتری اور برتری
جتنی بھی رحمتوں کی بارات ہے
پیکر مصطفیٰ ﷺ تیرے در کی خیرات ہے

دو انبیاء کی دعائیں

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے رب کائنات کی بارگاہ میں دعا کی:

''ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا''

''اے ہمارے رب ہمارے لئے آسمان سے کھانا نازل فرما جو ہمارے لئے خوشی کا سبب ہو۔''

جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باری تعالٰی سے یوں دعا کی:

''ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم ایتک و یعلمھم الکتاب والحکمۃ و یزکیھم انک انت العزیز الحکیم''

حضرات گرامی قدر ان دونوں دعاؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے میلاد النبی ﷺ کی قرآنی اہمیت و جواب آپ کے پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

ادھر سیّدنا عیسٰی علیہ السلام دعا کر رہے ہیں

ادھر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام دعا کر رہے ہیں

یہ روح اللہ ہیں

وہ خلیل اللہ ہیں

یہ بھی خدا سے دعا کر رہے ہیں

وہ بھی خدا سے دعا کر رہے ہیں

یہ بھی خدا سے مانگ رہے ہیں

وہ بھی خدا سے مانگ رہے ہیں

مگر حضرات گرامی!

مانگی جانے والی چیزوں میں فرق ہے وہ اس طرح کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا سے کھانا مانگ رہے ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا سے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نانا مانگ رہے ہیں

کھانے نے آسمان سے آنا ہے

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانے نے بے مثل مکان سے آنا ہے

کھانے نے معدوں میں اترنا ہے

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانے نے دلوں میں اترنا ہے

کھانا جان کو طاقت دیتا ہے

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نانا ایمان کو طاقت دیتا ہے

کھانے کی طاقت عارضی ہے

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانے کی طاقت دائمی ہے

حضرات گرامی قدر!

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھانے کے آنے پر عید کا اعلان کر سکتے ہیں تو ہم حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا کے آنے پر عید کا اعلان کیوں نہیں کر سکتے۔

۱۲ ربیع الاوّل کو آنے کی حکمت

حضرات گرامی قدر آپ جانتے ہیں کہ پیکر مصطفیٰ ﷺ ۱۲ ربیع الاوّل کو سوئے عالم تشریف لائے اور آپ کو خبر ہو گی کہ ''۷۸۶'' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے اعداد کا مجموعہ ہے یعنی ''۷۸۶'' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر دلالت کرتا ہے اسی طرح ایک لفظ ''حد'' ہے جس کے اعداد ''۱۲'' بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا فرما کر کائنات والوں کو آگاہ کر دیا کہ اے کائنات والو میں نے تمہاری طرف اپنا رسول بھیج دیا ہے سو تمہارے اوپر

میرے کرم کی حد ہو گئی
لطف و عطا کی حد ہو گئی
محبتوں کی حد ہو گئی
الفتوں کی حد ہو گئی
نعمتوں کی حد ہو گئی
عنایتوں کی حد ہو گئی
جود و سخا کی حد ہو گئی
اور نبوت و رسالت کی حد ہو گی

عید میلاد کا قرآنی جواز

قرآن کریم میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

"انما اموالکم و اولادکم فتنہ"

"بے شک تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش) ہے"

حضرات گرامی قدر!

اب اگر کسی کے گھر میں بیٹا پیدا ہو جائے خوشی مناتا ہے اور اگر کسی کو مال ملے تو وہ بھی خوشی مناتا ہے جبکہ ان دونوں چیزوں کو رب فتنہ فرما رہا ہے اور جس ذات کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا:

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین"

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

اس ذات کے آنے پر خوشیاں کیوں نہ منائی جائیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سوال

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوتے ہیں:

یا رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم بابی انت وامی اخبرنی عن اول شی خلقه اللّٰہ تعالٰی قبل الاشیاء

''یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں اکثر سوچتا ہوں کہ جب خدا نے یہ زمیں سجائی ہوگی''

بساط کائنات بچھائی ہوگی

آسمان کی چھت

ستاروں سے سجائی ہوگی

تو سب سے پہلے

کون سی چیز بنائی ہوگی

حضور ﷺ نے فرمایا:

یا جابر ان اللّٰہ تعالٰی خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نوره

یعنی اس وقت

یہ حیوانات تھے نہ جنات

نہ جمادات تھے نہ نباتات

نہ حجر تھے نہ شجر

نہ لوح و قلم تھے، نہ عرب و عجم

نہ حور و ملک تھے، نہ زمین و فلک

نہ جن و بشر تھے نہ برگ و ثمر

نہ بحر و بر تھے، نہ خشک و تر

نہ عرش تھا، نہ فرش

اس وقت یہ دماغ نہ تھا

یہ دھیان نہ تھا

قصبہ نہ تھا، بستی نہ تھی

عشق نہ تھا، مستی نہ تھی

اس وقت

یا بنانے والے خدا کی ہستی تھی

یا بننے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی

صورت

حضرات گرامی قدر صورت حال یہ ہے کہ جب عرب معاشرے کی صورت حال بگڑ گئی تو اس صورت نے ایک صورت (حضور اکرم ﷺ) کو صورت پذیر فرمایا، اس صورت نے عربوں کی بگڑی صورتحال کو بہتر صورت میں بدلا۔

اب

نظر آنے میں یہ صورت
حقیقت میں وہ صورت
پیروی میں یہ صورت
بندگی میں وہ صورت
بولنے میں یہ صورت
کلام میں وہ صورت

اور پھر

الٰہ وہ صورت
طٰہٰ یہ صورت
رحیم وہ صورت

حم یہ صورت

کریم وہ صورت

حلیم یہ صورت

واجد وہ صورت

شاہد یہ صورت

جلیل وہ صورت

خلیل یہ صورت

حکیم، وہ صورت

کرئیم یہ صورت

صبور وہ صورت

شکور یہ صورت

رقیب وہ صورت

قریب یہ صورت

مصور وہ صورت

مدثر یہ صورت

بصیر وہ صورت

بشیر یہ صورت

خبیر وہ صورت

منیر یہ صورت

صمد وہ صورت

احمد ﷺ یہ صورت

مجیب وہ صورت

حبیب یہ صورت

لا الہ الا اللہ وہ صورت

محمد رسول اللہ یہ صورت

اللہ کا نور آ گیا

خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

قدجاء کم من اللہ نور

''تحقیق لوگو اللہ کی طرف سے تمہاری طرف نور آ گیا''

حضرات گرامی قدر غور کیجئے

کیا آیا — نور آیا

کہاں سے آیا — اللہ کی طرف سے آیا

کن کی طرف آیا — ہماری طرف آیا

اور یاد رکھیئے کہ نور کا معنی روشنی ہے اور روشنی اپنے مبداء اور مرکز کی خبر دیتی ہے۔

یعنی

دھوپ......

سورج کی خبر دیتی ہے

چراغ کی روشنی......

چراغ کی خبر دیتی ہے

چاندنی......

چاند کی خبر دیتی ہے

شمع کی ضو......

شمع کی خبر دیتی ہے

بلب کی روشنی......

بلب کی خبر دیتی ہے

یعنی ہر روشنی اپنے مرکز اور مبداء کی خبر دیتی ہے چونکہ مصطفیٰ بھی روشنی ہیں ان کا بھی تو کوئی مبداء ہے چنانچہ ذات مصطفیٰ ﷺ اپنے مرکز رب کائنات کی خبر دیتی ہے۔

ابر بہاراں

۱۲ ربیع الاوّل کے دن ابر بہاراں چھائے

میرے سرکار (ﷺ) آئے، میرے سرکار (ﷺ) آئے

آمنہ تیرے گھر آ کر جبرائیل (علیہ السلام) پیام یہ لائے

میرے سرکار (ﷺ) آئے، میرے سرکار (ﷺ) آئے

دور ہوا دنیا سے اندھیرا آئے آقا (ﷺ) ہوا سویرا

عبد اللہؓ کے گھر آنگن، خوشیوں کے بادل چھائے

میرے سرکار (ﷺ) آئے، میرے سرکار (ﷺ) آئے

سوکھی تھی گلشن میں کلیاں، سونی تھیں مکے کی گلیاں

ان کے قدم سے چاروں جانب ہو گئے نور کے سائے

میرے سرکار (ﷺ) آئے، میرے سرکار (ﷺ) آئے

مجھ کو ندا آئی یہ محسن، دنیا کو بتلا دے محسن

جو ہے نبی (ﷺ) کو چاہنے والا اپنے گھر کو سجائے

میرے سرکار (ﷺ) آئے، میرے سرکار (ﷺ) آئے

شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ محدث دہلوی کی دعا

شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے قابل سمجھوں میرے تمام اعمال فسادیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔

اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہ ہوگی۔

(اخبار الاخیار صفحہ ۶۲۴ مطبوعہ کراچی)

میلاد النبی ﷺ علمائے امت کی نظر میں

محدث ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ

اہل مکہ و مدینہ، اہل مصر، یمن، شام اور تمام عالم اسلام شرق تا غرب ہمیشہ سے حضور اکرم علیہ السلام کی ولادت سعیدہ کے موقع پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ ﷺ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔

(المیلاد النبوی، ۵۸)

امام الحافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ

تمام اطراف اکناف میں اہل اسلام حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں خوشی کی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں اس کی راتوں میں جی بھر کر صدقہ اور نیک اعمال میں اضافہ کرتے ہیں خصوصاً آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے۔

(سبل الھدیٰ ۱ - صفحہ ۴۳۹)

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

''میرے نزدیک میلاد کے لئے اجتماع، تلاوت قرآن حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات اور ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والی علامات کا تذکرہ ان بدعات حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم ومحبت اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار ہے۔''

(حسن المقصد فی المولد فی الحاوی للفتاوی، ۱، صفحہ ۱۸۹)

شارح بخاری امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ

''ربیع الاوّل چونکہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے لہذا اس میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل کا انعقا کرتے چلے آرہے ہیں اس کی راتوں صدقات اور اچھے اعمال میں کثرت کرتے ہیں خصوصاً ان محافل میں آپ کی میلاد کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں محفل میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اس کی وجہ سے یہ سال امن سے گزرتا ہے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل واحسان کرے جس نے آپ کے میلاد مبارک کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی کہ جس کے دل میں مرض ہے۔

(المواھب اللدنیہ، ۱ صفحہ ۲۸)

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ

''تمام ممالک کے علماء اور مشائخ محفل میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس کی شرکت سے انکار نہیں کرتا ان کی شرکت سے مقصد اس مبارک محفل کی برکات حاصل کرنا ہوتا ہے۔''

(انوار ساطعه، ۱۴۴، بحواله المورد الراوی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

''مکہ معظمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام پیش کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پُر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ انوار کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس بات کی ہوش نہیں کہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا یا فقط باطنی آنکھوں سے، بہر حال جو بھی ہو میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کئے گئے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا''

(فیوض الحرمین صفحہ ۸۰، ۸۱)

دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''میں ہمیشہ ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال میں کھانے کا انتظام نہ کر سکا ہاں کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔''

(الدر الثمین صفحہ ۴۰)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجا فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔''

(شمائل امدادیہ صفحہ ۹۳)

شیخ قطب الدین الحنفی رحمتہ اللہ علیہ

''۱۲ ربیع الاوّل کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہو جاتا تھا، تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (وہ مکان جس میں آپ کی ولادت ہوئی) کی زیارت کے لئے جاتے۔ ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں (گویا وہ مشعل بردار جلوس ہوتا) وہاں لوگوں کا اتنا کثیر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی اور تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آ جاتے واپسی پر بادشاہ وقت مسجد حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔''

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام صفحہ ۱۹۶)

معراج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم

نکتہ اظہار عظمت

صاحب تفسیر ''بحر الدر'' رقم طراز ہیں کہ جب کائنات کا وجود عالم شہود میں ہوا تو کائنات کی ہر شئے اپنے وجود پر فخر کرنے لگی۔

زمین نے کہا والارض فرشنہا کا فرش اللہ نے مجھ پر بچھایا ہے۔

کرسی نے کہا وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض کی آیت میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

لوح نے کہا کہ عشق و اسرار و محبت کا گنجینہ میں ہوں علوم غیبی کا مظہر اور حکم الٰہی کا منبع میں ہوں۔

قلم نے کہا کہ میں رازدار ''ن والقلم'' کے حقائق سے ہوں۔

عرش نے کہا میں رحمت رحمانی کا مظہر ہوں اور ''علی العرش استوی'' کی شان میرے حق میں ہے۔

تو ان کو رب کائنات کا عرفان ہوا کہ ہمارا ایک محبوب برگزیدہ ہے تمہاری تمام عظمت اس کے سامنے ایسے ہے جیسے آفتاب کے سامنے ایک ذرہ یا دریا کی نسبت ایک قطرہ تب تمام اراکین کائنات نے اللہ کی بارگاہ میں درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ ہمارے وجود کو اس محبوب کے مبارک قدموں سے مشرف فرما اللہ پاک نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور سرور کائنات کا اجرام فلکی پر بلند فرمایا۔

نہ گفتار ہے کوئی نہ محوِ تکلم

نہ گفتار ہے کوئی نہ کوئی محو تکلم
نہ بلبل کا ترنم ہے نہ کلیوں کا تبسم
نہ چاند کی ضو ہے نہ سورج کی کرن
سونا ہے جنگل نہ چیتے ہیں نہ ہرن
کوہسار میں دامن کو سمیٹے ہوئے
نیند کے لمحات ہیں سب ہیں لیٹے ہوئے
راحت میں سمندر کی سبھی موجیں ہیں
آرام میں دریا کی سبھی لہریں ہیں
سب کھیت خالی ہیں کسانوں سے
چپ چاپ ہے جنگل حیوانوں سے
اشجار کی شاخوں پہ نغمے نہیں کوئی
اندھیروں کا سماں ہے پرندے نہیں کوئی
چپ چاپ ہیں نالے خاموش ہیں ندیاں
کوئی بھیڑ نہیں سب صاف ہیں گلیاں

مفقود ہے نظام زندگی کے لئے
فلک منتظر ہے کسی کے لئے
رات کا سماں ہے سب لوگ سو چکے
محبوب آ اور ہم کو دیکھ لے

ہے ایک منبع انوار معراج کی شب

ہے ایک منبع انوار معراج کی شب
محبوب سے الفت کا اظہار معراج کی شب
دیکھے ہیں کہ جس میں آقا (ﷺ) نے انوار کے لمحے
ان کے لئے ٹھہری ہے بہار معراج کی شب
لوگ دیتے ہیں معراج کو نام ایک سفر کا
ولیکن ہے محبت و پیار معراج کی شب
پانی بھی ملا حرکت میں کنڈی بھی ملی ہلتی
جب واپس ہوئے سرکار معراج کی شب
میرا ہے وہی محبوب تجھ سے جو ہوا وابستہ
یہ دونوں نے کیا اقرار معراج کی شب
میری آنکھوں نے محبت سے ہے دیکھا ہارون
مسرور تھے دلدار معراج کی شب

معراج کی شب

بلانے والا خدا جانے والے محمد ﷺ

براق سجا کر

بھیجنے والا خدا بیٹھنے والے محمد ﷺ

السلام علیک ایها النبیؐ

کہنے والا خدا سننے والے محمد ﷺ

جنت کا نظارہ

کرانے والا خدا کرنے والے محمد ﷺ

ادنی فرما کر

قریب کرنے والا خدا ہونے والے محمد ﷺ

قف یا محمد ﷺ

فرمانے والا خدا رکنے والے محمد ﷺ

انوار و تجلیات سے

چمکانے والا خدا چمکنے والے محمد ﷺ

قاب قوسین پر

جلوہ کرانے والا خدا کرنے والے محمد ﷺ

اپنے نور کا نظارہ

کرانے والا خدا کرنے والے محمد ﷺ

متفرقات

ہے صحابی حضور ﷺ کا پیارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

☆

ہے صحابی حضور ﷺ کا پیارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
دے گیا اسلام کو سہارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مقدر بھی خود جھوم کر کہہ رہا ہے
قسمت کا ہے ستارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

لکھ دی ہے رب نے فردوس جس کے نام
اہل جنت کا ہے نظارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اپنے کندھوں پر بٹھا کر ذات محمدی ﷺ کو
چمکا گیا قسمت کا ستارہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ہارونؔ سارے صحابہ ہیں لائق احترام
مگر بے مثل ہے ہمارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

توحید کا اظہار حسین رضی اللہ عنہ کا ہے

توحید کا اظہار حسین رضی اللہ عنہ کا ہے نام

کفر پہ یلغار حسین رضی اللہ عنہ کا ہے نام

باطل پہ ہر آن ہے جبر مسلسل

اور حق سے پیلد حسین رضی اللہ عنہ کا ہے نام

روحوں کو ایک عظیم طاقت ہے یہ

دلوں کا قرار حسین رضی اللہ عنہ کا ہے نام

کربل کی خاک یہ پیام دے رہی ہے

کس قدر من ٹھار حسین رضی اللہ عنہ کا ہے نام

قسمت کا روشن ستارا حسین رضی اللہ عنہ ہے

☆

قسمت کا روشن ستارا حسین رضی اللہ عنہ ہے
اپنے خالق کو پیارا حسین رضی اللہ عنہ ہے
چشم حیدر رضی اللہ عنہ کا نور قلب فاطمہؓ کا سرور
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا دلارا حسین رضی اللہ عنہ ہے
خاک کربلا یہ بتلا رہی ہے لوگو
اسلام کا عظیم سہارا حسین رضی اللہ عنہ ہے
دیکھ کر حسین رضی اللہ عنہ کو کہتی ہیں آنکھیں
رخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارا حسین رضی اللہ عنہ ہے
وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گودی میں ہارون پلنے والا
ہمیں لگتا بہت پیارا حسین رضی اللہ عنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ اگر نہ شہید ہوتا

☆

حسین رضی اللہ عنہ اگر نہ شہید ہوتا
تو آج گھر گھر یزید ہوتا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت عیاں نہ ہوتی
خدا کے گھر میں اذان نہ ہوتی
بشر کے چہرے پہ زنگ ہوتا
انسان کا اور ہی رنگ ہوتا

☆

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشۂ بتول ؓ
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسول ﷺ

جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسین ؓ
جس نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا وہ حسین ؓ
جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا وہ حسین ؓ
جس نے اپنے خون سے دنیا کو دھویا وہ حسین ؓ
مرتبہ اسلام کا جس نے دوبالا کر دیا
خون نے جس کے دو عالم میں اجالا کر دیا

اسلام ٹھوکریں کھاتا پھرتا

☆

افسانے غم کے سناتا پھرتا
بار ظلمت اٹھاتا پھرتا
امداد اگر نہ کرتے حسین رضی اللہ عنہ
اسلام ٹھوکریں کھاتا پھرتا

امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید

سامعین گرامی قدر!

حسین رضی اللہ عنہ اور یزید محض دو شخصیتوں ہی کے نام نہیں ہیں بلکہ دو کرداروں کے نام ہیں حسین بھی ایک کردار ہے اور یزید بھی ایک کردار ہے حسین و یزید میں فرق یہ ہے کہ

حسین رضی اللہ عنہ حق کا علمبردار

یزید باطل کا علمبردار

حسین رضی اللہ عنہ سچائی کا نام

یزید رسوائی کا نام

حسین رضی اللہ عنہ حق کی شمشیر

یزید باطل کی تصویر

حسین رضی اللہ عنہ الفت کا نمونہ

یزید نفرت کا نمونہ

حسین رضی اللہ عنہ عدل

یزید دجل

حسین رضی اللہ عنہ وفا

یزید جفا

حسین رضی اللہ عنہ لاریب

یزید عیب ہی عیب

حسین رضی اللہ عنہ دین دار

یزید دنیادار

حسین رضی اللہ عنہ موسوی کردار

یزید فرعونی کردار

حسین رضی اللہ عنہ ابراہیمی کردار

یزید نمرودی کردار

حسین رضی اللہ عنہ حق پہ مرنے والا

یزید حق سے لڑنے والا

حسین رضی اللہ عنہ اسلام کو چمکانے والا

یزید اسلام کو دبانے والا

حسین رضی اللہ عنہ رحمن کا بندہ

یزید شیطان کا بندہ

یزیدیت کو توڑنے والا حسین رضی اللہ عنہ

حسینیت سے ٹوٹنے والا یزید

حضرت غوث اعظم کا مقام فنا فی الرسول ﷺ

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ، پیکر مصطفوی ﷺ کی سیرت طیبہ کی آئینہ دار تھی اور بلاشبہ آپ کی ذات مبارکہ کے اندر سیرت محمدی ﷺ کی ضیاء پاشیوں کے جلوے نظر آتے تھے چنانچہ اپنی ذات کے بارے میں آپ خود فرماتے ہیں۔

تاللہ ھذا وجود جدی لا وجود عبد القادر

''خدا کی قسم یہ وجود میرا نہیں میرے نانا کا وجود ہے''

چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام فنا فی الرسول کی کیفیت یہ تھی کہ

ادھر پیکر مصطفیٰ ﷺ کے جسم اقدس پر مکھی نہیں بیٹھی

ادھر آپ کے وجود مسعود پر مکھی نہیں بیٹھی

حضور ﷺ کا پسینہ بھی خوشبودار

آپ رضی اللہ عنہ کا پسینہ بھی خوشبودار

حضور ﷺ کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا

آپ کی انگلی کے اشارے سے چیل پاش پاش ہوگئی

یہ سب کچھ کیوں نہ ہو اس لئے کہ

حضور ﷺ نبیوں میں نرالے

آپ رضی اللہ عنہ ولیوں میں نرالے

حضور ﷺ نبیوں میں لاجواب

آپ رضی اللہ عنہ ولیوں میں لاجواب

حضور ﷺ نبی الکونین

آپ رضی اللہ عنہ ولی الکونین

حضور ﷺ نبی الحرمین

آپ رضی اللہ عنہ ولی الحرمین

حضور ﷺ خیر الوریٰ

آپ رضی اللہ عنہ غوث الوریٰ

☆

محبوب پہ مرتے ہیں وہی، جنہیں جام الفت کے پلائے جاتے ہیں
جب یہ عشق سمندر بنتا ہے، تب خون بہائے جاتے ہیں
حالات کی گردش کو بدلنا، کچھ آسان نہیں ہارون
غفلت میں پڑے لوگ سازوں سے نہیں سوزوں سے جگائے جاتے ہیں

جو قریہ قریہ پھیلے گا

جو قریہ قریہ پھیلے گا
ظلم کے بندھن توڑے گا
فاتح اب جو ٹھہرے گا
اسے طاہر طاہر کہتے ہیں

جو دور اندھیرے کر دے گا
ہر سمت سویرے کر دے گا
دل عشق نبی ﷺ سے بھر دے گا
اسے طاہر طاہر کہتے ہیں

گفتار میں لذت بہت پیاری
باتیں جس کی بہت ہیں بھاری
سامنے جس کے دنیا عاری
اسے طاہر طاہر کہتے ہیں

خطابت جس کی لاثانی
ہے والی جس کا جیلانی
یہ دنیا جس کی دیوانی
اسے طاہر طاہر کہتے ہیں

باروں، قلندر کہلایا
وہ علم سمندر کہلایا
جسے دل کے اندر ٹھہرایا
اسے طاہر طاہر کہتے ہیں

☆

ہمارا طرز خطاب

جھومر عشق سجاتے ہوئے
الفت کا علم لہراتے ہوئے
مخصوص انداز محبت سے
اپنے غیر بناتے ہوئے
اندھیروں میں محمد ﷺ کا
چراغ عشق جلاتے ہوئے
پیار سے بھرتی لے میں
قرآن کے نغمے سناتے ہوئے
تخیل میں رخ یار سے
پردے سب اٹھاتے ہوئے
بانگ حق نواز سے
سوئے ہوؤں کو جگاتے ہوئے
دشمنان دین کے
خوف سے دل سہماتے ہوئے
بھٹکے ہوئے آہوؤں کو
منزل کی طرف لاتے ہوئے
خطابت کی ہتھیلی پے
حنا کا رنگ چڑھاتے ہوئے
عاشقوں کی قطاروں کو
زلف نبی میں پھنساتے ہوئے

☆

وسیع عشق کے شعلوں سے
دلوں کو گرماتے ہوئے
دے کر قرآن کی فکر
بگڑی بات بناتے ہوئے
گفتار میں عشق کی گرمی سے
رومی کا جنوں لاتے ہوئے
اپنی زبان مبارک پے
بوصیری کے ترانے لاتے ہوئے
روشن قندیل سے اپنی
غیروں کے چراغ تھرماتے ہوئے
جذبات کی ہوائے تند و تیز سے
ظلمات کے شعلے بجھاتے ہوئے
اپنی چشمان مبارک سے
فراق کے قطرے گراتے ہوئے
عجیب الفت کے سفر میں
انداز یہ اپناتے ہوئے
کرتے ہیں خطاب ہم
محمد ﷺ کے گن گاتے ہوئے

اہلِ محبت وعشق کے لئے نایاب تحفہ
بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں
ہدیۂ درود وسلام کے موضوع پر
عالمِ اسلام میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب
دلائل الخیرات
کی شہرۂ آفاق شرح
مطالع المسرات
از: امام علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ
کا مستند عام فہم اردو ترجمہ
از: شرف اہلسنت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
خصوصیات
قرآن مجید، احادیث اور اسلاف کی روایات کی روشنی میں درود وسلام کے بے شمار فضائل اور فوائد وثمرات کا حسین ودلکش بیان۔
قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کے تعلق پر مدلل بحث۔
اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) اسمائے حسنیٰ کے فوائد وخواص کا بیان۔
دو سو ایک (۲۰۱) اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وخصوصیات پر محققانہ اور کیفیاتِ محبت سے لبریز تذکرہ۔
روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تفصیلی احوال کا روح پرور بیان
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء سے مروی ہدیۂ درود وسلام کا جامع ذخیرہ۔
درود وسلام کی تشریحات میں سیرت واخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلاف کے عقائد کا ایمان افروز تذکرہ۔
ملنے کا پتہ
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ لاہور
فون: ۷۳۱۳۸۸۵

قوت گفتار ہے مجھ کو بھی میسر ہارون
میری آنکھوں نے بھی ہے دیکھا طاہر